ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا
مئی 2014ء

# عہد بر موقع صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

آج خلافتِ احمدیہ کے سوسال پورے ہونے پر ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ﷺ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخری دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعے اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰھم آمین۔ اَللّٰھم آمین۔ اَللّٰھم آمین

(مورخہ 27 مئی 2008ء)

# جلسہ پر آنا کوئی معمولی بات نہیں

## اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂِ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کردے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہوگا۔ ضرور یہی ہوگا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341-342)

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

خلافت نمبر

مئی 2014ء　جلد نمبر 43　شمارہ 5

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| ☆ | قرآن مجید | 2 |
| ☆ | حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 2 |
| ☆ | ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | 3 |
| ☆ | خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلاصہ | 4 |
| ☆ | خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زریں ارشادات | 5 |
| ☆ ☆ | خلافت ومجددیت کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بصیرت افروز خطاب پر منکرین خلافت کے گیارہ اعتراضات کے جواب از مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب | 6 |
| ☆ | میرا گھر میری جنت | 17 |
| ☆ | خلافت علیٰ منہاج نبوّت کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور از مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب | 19 |
| ☆ | حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کی اہمیت وافادیت اور برکات وفیوض | 22 |
| ☆ | ہفت بندِ مظہر در بیان مظالم 1974ء از حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب ایڈووکیٹ | 23 |
| ☆ | رحمٰن خدا کے بندے کون ہیں از مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب | 25 |
| ☆ | ایوان طاہر میں سیرت ﷺ کانفرنس : حضرت محمد ﷺ کی حیرت انگیز کہانی از محمد اکرم یوسف | 27 |
| ☆ | بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات | 30 |
| ☆ | تصاویر: بشیر ناصر، طلحہ خان اور اسد سعید | |


رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

# قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ o

وَمَاۤ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ o

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ o

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ o

سَلٰمٌ ۟ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ o

(سورۃ القدر 97:1-6)

1۔اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

2۔یقیناً ہم نے اسے قدر کی رات میں اُتارا ہے۔

3۔اور تجھے کیا سمجھائے کہ قدر کی رات کیا ہے۔

4۔قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

5۔بکثرت نازل ہوتے ہیں اُس میں فرشتے اور روح القدس اپنے ربّ کے حُکم سے۔ ہر معاملہ میں۔

6۔سلام ہے۔ یہ (سلسلہ) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔

# حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

58:3427 حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

(صحیح مسلم ۔کتاب الامارۃ، باب الامر بلزوم الجماعۃ عندظھور الفتن)

نافع سے روایت ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب حرہ کا واقعہ ہوا تو عبداللہ بن عمرؓ، عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے انہوں (عبداللہ بن مطیع) نے کہا ابوعبدالرحمٰن کے لئے تکیہ لگاؤ انہوں (حضرت ابن عمرؓ) نے کہا کہ میں تمہارے پاس بیٹھنے نہیں آیا میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں بیعت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلوں کو حق کی طرف پھیریں

اللہ تعالیٰ جلّشانہٗ فرماتا ہے۔ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ o سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ o (سورۃ القدر 97:5-6)

سوملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اس نور کا پرَ تَوہ پڑتا ہے۔ اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق گوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہو جاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدّعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے ایک ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جنبش سی شروع ہو جاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن درحقیقت یہ کام ان فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگا دیتے ہیں اور مستوں کو ہوشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی روح پھونکتے ہیں اور ان کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں۔ تب لوگ یک دفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں میں وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں۔ اور درحقیقت یہ فرشتے خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے اسی چہرہ کا نور اور اسی کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوت مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلّی بیگانہ اور نام تک بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے۔ اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو۔ چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر یک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلوں کو حق کی طرف پھیریں سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آ ؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد 3 صفحہ 12-14)

عربی زبان میں حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں ایک عظیم الشان خدائی نشان خطبہ الہامیہ کا تذکرہ، رفقاء کی روایات اور غیروں کے بیانات

# خطبہ الہامیہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا

## یہ خدائی نشان 11/اپریل 1900ء کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ظاہر ہوا جس کے 200 افراد گواہ تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اپریل 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان علمی نشان خطبہ الہامیہ کا ذکر فرمایا جو کہ آج کے دن یعنی 11/اپریل 1900ء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی زبان میں ظاہر ہوا، یہ نشان خطبہ الہامیہ کے نام سے کتابی صورت میں شائع شدہ ہے۔

حضور انور نے خطبہ الہامیہ کی تاریخ، پس منظر اور مضمون بیان فرمایا نیز یہ بھی بتایا کہ اس خطبہ الہامیہ نے اپنوں پر کیا اثر کیا، کس کیفیت میں سے وہ گزرے اور غیر اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

حضور انور نے اس خطبہ الہامیہ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عیدالاضحیٰ کے دن سے قبل والی تمام رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری میں گزاری۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں کہ عیدالاضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو چنانچہ احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے مَیں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ، فصیح اور پُر معانی کلام عربی زبان میں میری زبان پر جاری کیا جو خطبہ الہامیہ میں درج ہے، وہ کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر زبانی فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا کیوں کہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قوت سے ظہور میں آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جس وقت یہ عربی تقریر لوگوں کو سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دوسو کے قریب ہوگی۔ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کررہا تھا۔ کیوں کہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے مُنہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے نشان تھا۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے تاریخ احمدیت کے حوالے سے فرمایا جب حضرت اقدسؑ عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیا ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحبؓ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبے کو لکھیں۔ جب حضرت مولوی صاحبانؓ تیار ہوگئے تو حضرت نے **یا عباد اللّٰہ** کے لفظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے خدام کو تحریک فرمائی کہ اسے حفظ کیا جائے چنانچہ اس کی تعمیل میں کئی صحابہؓ نے اسے زبانی یاد کیا۔ فرمایا کہ یہ خطبہ اگست 1901ء میں شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت اہتمام سے اسے کاتب سے لکھوایا۔ فارسی اور اُردو میں ترجمہ بھی خود کیا اور اعراب بھی خود لگائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کتاب شائع ہوئی بڑے بڑے عربی دان اس کی بے نظیر زبان اور عظیم الشان حقائق و معارف پڑھ کر دنگ رہ گئے تھے۔ حضور انور نے دور حاضر کے بعض نیک اور سعید روحوں کے بیعت کرنے کے ایمان افروز واقعات نیز خطبہ الہامیہ کی حقانیت اور اس کی عظمت کے اظہار میں غیروں کے بیانات بھی پیش فرمائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خطبہ الہامیہ کے بعض اقتباسات بیان فرمائے جن میں اس کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں کہ اے لوگو مَیں مسیح اور مہدی ہوں اور سچ مچ میرا رَبّ میرے ساتھ ہے اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو میٹھا ہے اور مَیں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں۔ میرا رنج دینا تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے۔ ایک قوم میں مَیں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے اس کے ساتھ مَیں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے مَیں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ پھر اس خدا کا شکر ادا کرو جس نے اپنے مسیح کو ضرر کے دُور کرنے کے لئے اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور جرأت دے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرستادے کے پیغام کو سمجھے اور اس کے مددگار بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے آخر پر مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب بھوڑو چک شیخوپورہ اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف کراچی کی وفات پر ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ، 15/اپریل 2014ء)

# خلافت کے متعلق

# حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زرّیں ارشادات

مرتبہ محمد آصف منہاس

## خلیفہ خدا بناتا ہے

میں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (سورۃ البقرہ 2 : 31) اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مفسل الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔ ...

## خلافت کیسری کی دوکان کا سوڈا واٹر نہیں۔

تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مروں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کردے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔

(خطابات نور: مجموعہ تقاریر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ ربوہ: نظارت اشاعت، صفحہ 456-480)

## اطاعت خلافت

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ وہ بیعت کے دس شرائط بدستور قائم ہیں ان میں خصوصیت سے میں قرآن کریم سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے، واعظین کے بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے، کو شامل کرتا ہوں۔ پھر تعلیم دینیات، دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی اور میں اس بوجھ کو اللہ کے لئے اٹھاتا ہوں۔ جس نے فرمایا۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (سورۃ آل عمران 105:3) یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں وہ مرچکی۔ فقط

(خطابات نور صفحہ 249)

## خلافت کی ضرورت

اصل بات یہ ہے کہ نئے نئے دشمن پیدا ہوتے رہتے ہیں پس ان کے مقابلہ کے لئے نئے خلیفوں کی بھی ضرورت ہوتی رہتی ہے۔ اسی بناء پر قرآن کریم نے فرمایا: مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ o لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ط (سورۃ الانبیاء 21:3-4) اس آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی ذکر آتا ہے اور اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے۔ پس ایسے وقت میں وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران 104:3) خدا تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اعتراضات اور سوالات کی راہ کو اختیار کرنا نہیں چاہئے کیونکہ وہ خطرناک راہ ہے۔

(خطابات نور صفحہ 290-291)

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (سورۃ الانعام 6: 125) جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزاوار اس وقت ہرگز نہیں ہوتا۔ کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کردے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔

(خطابات نور: مجموعہ خطبات حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ قادیان: نظارت اشاعت، 2003ء، صفحہ 72)

## خلافت کی بھاری ذمہ داریوں کی ایک جھلک

تم سمجھتے ہو میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں؟ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے اور نہ اس دکھ کا اندازہ کرسکتے ہو جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرسکا۔ تم میں سے کوئی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کرسکے۔ کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سو سکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبے کے آدمی کی جو حالت ہو سکتی ہے اس کا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو اور سمجھ لو کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے۔

(خطابات نور صفحہ 432-433)

## وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے

میں تمہارے لئے کس کس قسم کی دعائیں کرتا ہوں اگر دشمن کو بھی معلوم ہو تو وہ حیران ہو جاوے۔ ان دعاؤں میں سے ایک کے چند فقرے میں تمہیں سناتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ میں تمہارے لئے کیا چاہتا ہوں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ترقی دے، اس نے تم کو جو سچائی عطا کی ہے اس کی قدر تمہیں سکھائے تاکہ تم اس کا شکر کرسکو۔ وہ تمہیں اس سچائی پر قائم رہنے کی توفیق دے اور استقامت بخشے، تم دین کے خادم بنو، روح القدس سے موید ہو اور امراض جسمانیہ اور روحانیہ آفات سماویہ اور ارضیہ اور ہر قسم کے فتن سے بچ جاؤ۔ تم مظفر و منصور ہو جاؤ اور اسلام کی سچائی کے مظہر اور نمونہ ٹھہرو۔

(خطابات نور صفحہ 299-300)

# خلافت ومجدّدیت کے موضوع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہٗ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطاب پر منکرینِ خلافت کے

## گیارہ (۱۱) اعتراضات کے جواب

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے شمارہ ماہ مئی 2013ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک مضمون شائع ہوا۔ یہ آپؒ کا ایک خطاب تھا جو آپؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سالانہ اجتماع میں 6 نومبر 1997ء کو ربوہ میں ارشاد فرمایا۔ اس میں آپؒ نے بڑی وضاحت اور جامع تفصیل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق خلافتِ احمدیہ کے دائمی ہونے کے حقیقی، عقلی، نقلی اور منطقی دلائل پیش فرمائے تھے اور ثابت فرمایا تھا کہ امّت میں مجدّدیت کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کی جو تشریحات حضرت مسیح موعودؑ نے پیش فرمائی ہیں ان کے مطابق اب مجدّدیت خلافت کے اعلیٰ قالب میں ڈھل کر قیامت تک جاری ہے اور یہی تجدیدِ دین اور ترقی و غلبۂ اسلام کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ اپنے موقف کو واضح کرنے کے لئے آپؒ نے بعض بزرگانِ سلف کے حوالے بھی پیش فرمائے۔

چونکہ یہ ایک حقیقت تھی اور سچائی تھی جو آپؒ نے پیش فرمائی لہٰذا لازم تھا کہ حق سے بھاگنے والوں کو یہ ناگوار گزرتی۔ لہٰذا انہوں نے اس پر اپنی جھوٹی تشریحات کے آئینہ میں ایسے لا یعنی اعتراضات پیش کئے جن کے ہر زاویہ سے فسق اور ہر کروٹ سے نفاق کا اظہار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے اصل نام مخفی رکھتے ہوئے محض فرضی ناموں کے ساتھ یہ اعتراض Email کے ذریعہ احبابِ جماعت کو بھی بھجوائے۔ اُن کی اس منافقانہ کارروائی کے پیشِ نظر ضرورت تھی کہ اُن کے جملہ فاسقانہ اعتراضات کا ترتیب وار جواب پیش کیا جائے۔

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ خلافت حقّہ احمدیہ اسلامیہ، خلافت علیٰ منہاج النّبوّۃ سے وابستہ جماعت احمدیہ۔ نصوصِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، تحریراتِ ائمۂ سلف و مجدّدینِ امّت، تعلیماتِ حضرت مسیح موعودؑ اور فرموداتِ خلفائے مسیح موعودؑ کی کھلی کھلی روشنی میں آنحضرت ﷺ سے لے کر قیامت تک خلافت اور مجدّدیت کو خلافتِ مسیح موعودؑ میں یکجان اور جاری وساری یقین کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی غیر مبہم تشریحات کے مطابق مجدّدیت کو خلافت میں جذب اور مٹا ہوا اور یکجا مانتی ہے۔ اس سچائی پر وہ ایمان رکھتی ہے کہ اب خلافتِ مسیح موعودؑ سے جدا، متصادم یا مخالف مجدّدیت کا کوئی تصوّر موجود نہیں ہے۔

خلافت علیٰ منہاج النّبوّۃ کی بیعت کرنے والا ہر شخص یہ بھی ایمان رکھتا ہے کہ منصبِ خلافت اور منصبِ مجدّدیت آپس میں ہرگز متضاد اور متصادم نہیں ہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کے وجود میں جمع ہوتے ہیں۔ یعنی یہ ایک ہی شخص کے دو منصب ہیں جو آنحضرت ﷺ اور آپؑ کی پیشگوئیوں اور تعلیمات کے مطابق اب قیامت تک اسی طرح جاری رہیں گے۔ انشاء اللہ

اس کے بالمقابل وہ لوگ ہیں جو احکامِ الٰہیہ، احادیثِ نبویہ، تحریراتِ ائمۂ سلف و مجدّدینِ گزشتہ، تعلیماتِ حضرت مسیح موعودؑ کے صریح خلاف صرف مجدّدیت کے قیام کے قائل ہیں اور خلافت کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اس طرح وہ قیامت تک جاری خلافت کے بارہ میں پیشگوئیوں کو سچا تسلیم نہیں کرتے۔ ان منکرینِ خلافت کے پیش کردہ گیارہ اعتراض اور ان کے علی الترتیب جواب قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

(1)

معترض کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے خود اس مسئلے پر تفصیلی بحث فرمائی ہے تو پھر آپؒ کے تیسرے خلیفہ ہونے کے دعویٰ کے باوجود چند گزشتہ سکالرز کے مبہم اقوال پیش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

**الجواب:** قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ ''فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ'' (سورۃ النحل:44:16) اگر کسی مسئلہ کے بارہ میں کسی لاعلم کو سمجھانا ہو تو اس کے تعلق میں اہل ذکر سے معلوم کرنا حکمت کا تقاضا ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سے نقلی دلائل پیش کرنا اسلامی علمِ کلام کا بنیادی جزو ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعاوی کی صداقت کے لئے اس اصول کو اپناتے ہوئے اپنی کتب میں امّت کے ائمۂ سلف کی تحریرات کو بار بار پیش فرمایا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق آپؑ کا طریق بھی یہی تھا کہ آپؑ نے مسائل کی وضاحت کے لئے ائمۂ سلف کے بکثرت اقتباس پیش فرمائے ہیں۔ پس جو لوگ خلافت کو چھوڑ کر اس سے متصادم کسی اور موقف کو اختیار کرتے ہیں اگر وہ بزرگانِ سلف کے پُر ہدایت اقوال کو ''some ambiguous sayings'' یعنی چند مبہم اقوال قرار دیں تو ان سے سچی بات سمجھنے سچائی قبول کرنے کیا توقع کی جاسکتی ہے؟

بذاتِ خود قرآن کریم نے بھی گزشتہ انبیاء کے علاوہ بعض اور لوگوں کے حوالے اور اقتباس دیئے ہیں۔ خلافت کے منکروں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا یہ الزام وہ قرآن کریم پر بھی لگائیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو چھوڑ کر گزشتہ انبیاء اور دیگر بزرگوں کے حوالے اور اقتباس کیوں پیش کئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مثلاً امام محمد طاہر گجراتیؒ کا حوالہ پیش فرمایا ہے۔ مگر یہ معترضین ہیں کہ عجیب دماغ پائے ہیں۔ انہوں نے ایک طرف مجدّد مجدّد کی رٹ لگائی ہوئی ہے اور خلافت کو چھوڑ کر اپنی موہوم مجدّدیت کے سراب کے تعاقب میں ہانپ رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ اس بزرگ امام محمد طاہرؒ کو دسویں صدی کا مجدّد مانا گیا ہے اور یہ معترض اس مجدّد ہی کی باتوں کو ambiguos sayings قرار دے رہے ہیں۔ اگر اسے حضرت مسیح موعودؑ کے مقدّس خلیفہ کی بات چبھتی تھی تو اسے اس مجدّد کی بات تو مان لینی چاہئے تھی۔ مگر کیا کریں اس بغض و کینہ کا جس کو سینہ میں جگہ دیتے ہوئے انسان ایک ہدایت سے منہ موڑتا ہے تو ہدایت کے باقی راستے بھی اپنے اوپر مسدود کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ معترض نے خلافت سے بغض پالا ہے تو ائمۂ سلف اور گزشتہ مجدّدین کی سچی باتیں اور پُر ہدایت رہنمائیاں بھی اسے مبہم

اقوال دکھائی دیتی ہیں۔

(2)

معترض کے دوسرے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور جماعت کے مسلمہ عقیدہ کے صریح خلاف یہ بیان دیا تھا کہ آپؑ کے بعد امت میں امتی نبی نہیں آسکتا۔

**الجواب:** یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر کھلا کھلا بہتان ہے کہ آپؒ نے امت میں امتی نبوت کی آمد سے انکار کیا تھا۔ آپؒ نے کبھی بھی اور کسی جگہ بھی ایسا بیان نہیں دیا۔ یہ مخالفین احمدیت کا سفید جھوٹ ہے جسے 1974ء کی اسمبلی کی کارروائی کا اصل اور محفوظ ریکارڈ بیک جنبشِ قلم ردّ کررہا ہے۔ عجیب بات ہے کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ امت کے مسلّمہ مقدّس بزرگوں کے اقوال اور سچی رہنمائیوں کو پیش کرتے ہیں تو وہ اسے ambiguous sayings لگتی ہیں۔ مگر اپنا حال یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کے جھوٹ اور بہتان اسے مرغوب ہیں۔ وہ جھوٹے لوگوں کے جھوٹے اقوال پیش کرکے ان کو اپنے باطل خیالات کی بنیاد بناتا ہے۔ دراصل خلافت کے منکروں کا فسق ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ:

اِذَا کَانَ الغُرَابُ دَلِیلَ قَومٍ

فَیَھدِیھِم طَرِیقَ الھَالِکِینَ

کہ کوّا جس قوم کا رہنما بن جائے تو وہ انہیں لازماً ہلاکت کے راستے پر چلائے گا۔ اگر یہ لوگ معاندین احمدیت کے بہتانوں کے پیچھے چلیں گے تو ان کی منزل اور انجام اس شعر میں معیّن اور واضح ہے۔

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پاکستان کی قومی اسمبلی میں ہرگز ایسا کوئی بیان نہیں دیا۔ یہ آپؒ پر بہتان ہے۔ یہ واقعہ بھی جھوٹوں نے اپنے پرانے طریق کے مطابق کتر بیونت کرکے پیش کیا ہے۔ جھوٹے کی شناخت ہی یہ ہے کہ وہ سچ سے بھاگتا ہے اور جھوٹ کا سہارا لیتا ہے۔ معترض کو اتنی تو سمجھ ہونی چاہئے کہ ہمیشہ سچ سے جھوٹ مٹایا جاتا ہے، جھوٹ سے سچ نہیں مٹایا جاسکتا۔

(3)

معترض کا تیسرا اعتراض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ”خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدیدِ دین کرے۔“ یہاں ”خلیفہ“ کا مطلب مرتبہ ہے اور ”مجدّد“ کا مطلب اس کا عمل ہے۔ جبکہ مصنف نے اس بارہ میں قارئین کو خواہ مخواہ ابہام میں ڈالا ہے۔ جو انتہائی بُرا ہے۔

**الجواب:** معترض نے ملفوظات کا درجِ ذیل اقتباس پیش کیا ہے اور الزام لگایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے قارئین کو confuse کیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خلافت سے وابستہ جماعت میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں جو یہ زیرِ بحث مضمون پڑھ کر confuse ہوا ہو۔ بلکہ سچائی پر قائم ہر مخلص قاری نے اسے پڑھ کر تسلّی اور ایمان میں پختگی پائی ہے۔ لہٰذا یہ ایک افتراء ہے جو اس نے جماعت کے افراد پر باندھا ہے اور زبان درازی ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدّس خلیفہ پر کی ہے۔ اس کے برعکس عملی حقیقت یہ ہے کہ وہ خود اس قدر عدمِ اطمینان اور بدحواسی کا شکار ہے کہ اسے یہ بھی علم نہیں ہے کہ جو اقتباس وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیش کررہا ہے، وہی اس کے کلماتِ خبیثہ جیسے بد خیالات کو شجرۂ خبیثہ کی طرح جڑ سے اکھاڑ پھینک رہا ہے۔ اقتباس زیرِ بحث میں کس خوبصورتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے منصب پر فائز خلیفہ کا کام یہ بتایا ہے کہ وہ تجدیدِ دین کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدیدِ دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو اُن کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد4، صفحہ 383)

یہ کس طرح ممکن ہے کہ کسی کا Rank تو کچھ ہو اور Function کچھ اور۔ یہ معترضین ہیں جو ان دونوں کو الگ الگ کرتے ہیں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو اکٹھا کرکے پیش فرمایا ہے۔ یعنی خلافت کا کام تجدیدِ دین ہی ہے۔ آپؑ کی اس تشریح کے بعد اب ان دونوں کو یعنی تجدید کو خلافت سے اور خلافت کو تجدید سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ خلافت کا کام نبی کے کام کو آگے بڑھانا ہے۔ جس میں دین کی تجدید اور اس کے غلبہ کے لئے پیش رفت وغیرہ سب کام اکٹھے ہیں۔ آپؑ کے ان ارشادات کے برخلاف کوئی اور تشریح لازماً قابلِ مذمّت اور قابلِ ردّ ہے۔

یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ تجدید ایک ایسا عمل ہے جو امّت کو بدعتوں، غلطیوں یا منفی پہلوؤں سے باہر نکالتا ہے اور خلافت ایک ایسا منصب ہے جو اس کام کے کرنے کے ساتھ ساتھ امّت کو مثبت سمت میں لاکر تمکنت وترقی، عبادت اور اطاعت کے روشن راستوں پر گامزن کرتا ہے۔ یہ دو الگ الگ نام نہیں ہیں، عمل کے ایک ہی تسلسل کے دو نام ہیں۔ اس کے لئے کسی مثال کی ضرورت نہیں، صرف خلافت سے وابستہ جماعت اور خلافت کے منکرین کی جماعت کا عملی موازنہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ خلافت سے وابستہ جماعت کائنات کے افق تا افق چمک رہی ہے اور منکرینِ خلافت دین کے ہر پہلو میں تنزّل وادبار کا شکار ہیں۔

حسنِ یکجہتی صبر و وفا، ارتقا، سب نظامِ خلافت سے ممکن ہوا
منکرینِ خلافت سے پوچھو ذرا کیسے شمس وقمران پہ ڈھلتے رہے

معزّز قارئین! خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں۔ چنانچہ جیسا نبی ہوتا ہے اس کا خلیفہ بھی وہی کام کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی کے ساتھ آخری ہزار سال کے مجدّد بھی تھے۔ اس لئے آپؑ کے خلفاء بھی آپؑ کی جانشینی میں مجدّدین کے منصب پر فائز ہیں اور وہی تجدیدِ دین کے فرائض بھی سرانجام دیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جاری ہوئی ہے اور تا قیامت جاری رہے گی۔ یہ وہ جامع تشریح ہے جو ہر صدی میں مجدّد کی ضرورت والی حدیثِ نبویؐ کے تقاضوں کو کماحقّہٗ پورا کرتی ہے اور دوسری طرف خلافت کے تا قیامت دوام کی بھی ایک اعلیٰ دلیل ہے۔ اپنے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی الگ مجدّد کے ساتھ تجدیدِ دین منسلک نہیں فرمائی۔ بلکہ انتہائی واضح الفاظ میں اور بڑی صفائی کے ساتھ تجدیدِ دین خلافت کے ساتھ باندھی ہے۔ لہٰذا اب اس سے کوئی صدی یا اس کا سِرا خالی نہیں رہے گا۔

یہی مسئلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بغیر کسی ابہام کے واضح فرمایا ہے۔ آپؒ کا ایک ایک لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ واضح اور روشن حقیقتیں پیش کررہا ہے۔

پس جو شخص اس کے خلاف کھڑا ہوکر مجدّد ہونے کا مدّعی ہو گا، وہ لازماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس صاف اور واضح موقف، آپؑ کی وصیّت اور آپؑ کے منشاء کے عین مخالف اور قرآنی وعید ”وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ“ کے عین مطابق ہوگا۔

(4)

معترض کا چوتھا اعتراض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امّت میں تیرھویں خلیفہ تھے جو چودھویں صدی کے سر پر آئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ ہر صدی میں ایک ایک ہی خلیفہ ہوا ہے۔ اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے عربی لفظ ”مَن“ سے اپنی خودساختہ دلیل کو ردّ کردیا ہے کہ ایک صدی میں ایک سے زیادہ مجدّد ہوں گے۔ کیا اس کا کوئی حوالہ پیش کرسکتے ہیں۔ ایک احمدی حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دوسروں کے مقابل پر کیوں نظرانداز کرتا ہے؟

**الجواب:** کون حکَم عدلؑ کی تعلیم کو نظرانداز کررہا ہے اور کون اس کے مطابق عمل پیرا ہے؟ یہ تو ان معترضوں کی منافقانہ کارروائیوں سے ہی واضح ہے لیکن جہاں تک ہر صدی میں مجدّد کا

تعلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اگر یہ فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تیرھویں خلیفہ تھے اور چودھویں صدی کے مجدد تھے۔ تو معترض نے اس سے یہ مطلب کیسے نکال لیا ہے کہ گزشتہ ہر صدی میں ایک ایک ہی مجدد تھا۔ اس کی یہ منطق اس کی ٹیڑھی سوچ کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تو حدیث نبوی کی منشاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موقف کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی صدی مجدد سے خالی رہے۔ کم از کم ایک مجدد تو ہر صدی میں ہونا ضروری ہے۔ زیادہ جتنے بھی ہوں وہ سب اس حدیث میں لفظ ''مَن'' میں سموجاتے ہیں۔ لیکن چودھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ کسی اور کا مدعی مجددیت نہ ہونا ایک طرف تو حدیث نبوی کی سچائی کی دلیل ہے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوۓ مجددیت کی صداقت کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ چنانچہ اس سچائی کو آپؑ نے اس طرح پیش فرمایا ہے:

''آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ... کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 178-179)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تو شیخ محمد طاہر گجراتی ''مجدد دسویں صدی کے حوالہ سے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ ''مَن'' میں چونکہ واحد اور جمع، دونوں کا مفہوم موجود ہے۔ اس لئے حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ ہر صدی میں دین کی تجدید کا کام کرنے والے بکثرت ہوں گے۔ گویا ان کی جماعت ہوگی۔ یہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا فرمایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں بڑی وضاحت کے ساتھ کئی صفحوں پر پھیلے ہوئے مضمون میں بار بار تحریر فرمایا ہے کہ ایسے وجود امت میں بکثرت ہوئے ہیں جو اپنی تعداد اور کاموں کے لحاظ سے بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح تھے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

''اب کوئی سوچنے والا سوچے کہ جس حالت میں موسیٰؑ کی ایک محدود شریعت کے لئے جو زمین کی تمام قوموں کے لئے نہیں تھی اور نہ قیامت تک اس کا دامن پھیلا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے یہ احتیاطیں کیں کہ ہزار ہا نبی اس شریعت کی تجدید کے لئے بھیجے۔ ... پھر یہ امت جو خیر الامم کہلاتی ہے اور خیر الرسل ﷺ کے دامن سے لٹک رہی ہے کیونکر ایسی بدقسمت سمجھی جائے کہ خدا تعالیٰ نے صرف تیس برس اس کی طرف نظر رحمت کر کے اور آسمانی انوار دکھلا کر پھر اس سے منہ پھیر لیا۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 342)

یعنی جیسے امتِ موسویہ میں تجدید دین کے لئے ہزار ہا نبی آئے ویسے ہی امتِ محمدیہ جو خیر الامم ہے اس میں بھی ایسے مقدس وجود بکثرت آئے جو بنی اسرائیل کے نبیوں والے کام کرتے تھے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''یہ بات نہایت ضروری ہے کہ بعد وفات رسول اللہ ﷺ اس امت میں فساد اور فتنوں کے وقتوں میں ایسے مصلح آتے رہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہو کہ وہ دینِ حق کی طرف دعوت کریں اور ہر یک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 344)

پھر گزشتہ امتوں میں انبیاء کی بکثرت آمد کا ذکر فرما کر آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

''مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 340)

لیجئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر صدی میں ایک مجدد والا حوالہ بھی پیش کر دیا ہے اور بکثرت مجددوں والا بھی۔ چنانچہ ان مذکورہ بالا تحریروں میں آپؑ نے لفظ ''مَن'' ایک وجود کے لئے بھی استعمال فرمایا ہے اور بکثرت کے معنوں میں بھی۔ یہ اقتباسات اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ معترضین قطعی طور پر جھوٹے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جو فرمایا ہے سو فیصد سچ فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے عین مطابق فرمایا ہے۔ یہی گزشتہ مجددین کا اور پوری جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت قائم اور جاری ہے۔

افسوس ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے نافلۂ موعود اور آپؑ کے مقدس خلیفہ پر زبان درازی کرنے سے پہلے اگر یہ معترض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف اس آخری اقتباس ہی کو سچی آنکھ سے دیکھ لیتے تو شاید ایسی بے باکی نہ کرتے۔

(5)

معترض کا پانچواں اعتراض یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیتِ استخلاف آیت کریمہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کی subservient exposition ہے۔ اور حدیثِ مجددین اس کی خادمانہ تشریح ہے۔ مگر صاحبِ مضمون نے اپنے مضمون میں اس بنیادی حقیقت پر کوئی بات نہیں کی۔

**الجواب:** حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنا بیان معترض کی باطل خواہشات کے مطابق تو تیار نہیں فرمانا تھا۔ آپؒ نے تو خلافت و مجددیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موقف کی حقانیت اور آپؑ کی تعلیم کی سچائی کو واضح کر کے بیان کرنا تھا۔ جو آپؒ نے کماحقہٗ بیان فرمایا ہے اور اس موضوع پر حتمی اور فیصلہ کن موقف واضح فرمایا ہے۔

قارئین کرام! معترض نے روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 338 کا جو حوالہ دیا ہے، غلط ہے۔ اس صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل ایسا نہیں فرمایا۔ البتہ صفحہ 339 پر یہ مضمون بیان فرمایا ہے۔

مگر آپؑ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ آیتِ استخلاف آیت کریمہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کی subservient exposition ہے۔ آپؑ کا اقتباس حسبِ ذیل ہے۔

''پس یہ آیت (یعنی آیتِ استخلاف۔ ناقل) درحقیقت اس دوسری آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ کے لئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظتِ قرآن کیونکر اور کس طرح ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا۔ اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6 صفحہ 339)

اس اقتباس میں آپؑ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ آیتِ استخلاف subservient exposition ہے۔ بلکہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ اس کی تفسیر کے طور پر واقعہ ہوئی ہے۔ اس میں subservient والی کوئی بھی بات نہیں ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی تو بھی اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ ''اَلْقُرْآنُ یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا'' کہ قرآن کریم کا ایک حصہ اس کے دوسرے حصہ کی تفسیر کرتا ہے۔ یہ تفسیرِ قرآن کا بنیادی، مقدم اور اوّلین اصول ہے۔ قرآن کریم تو سارا ہی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، subservient کہہ کے کسی آیت کی تخفیف نہیں کی جاسکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کا مطلب نہایت واضح ہے کہ آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ... میں حفاظتِ قرآن کا جو کام بیان ہوا تھا، اس کی وضاحت اس آیتِ استخلاف میں کی گئی ہے کہ اس آیت میں بیان فرمودہ خلفاء کے ذریعہ یہ کام ہوگا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ آپؑ نے اپنی اس تحریر میں خلافت ہی کو اصل قرار دیا ہے کہ اس کے ذریعہ حفاظتِ قرآن کا وعدہ بھی پورا ہوگا اور خلافت کی باقی برکتیں بھی ظاہر ہوں گی۔ آپؑ کا یہ اقتباس ایک صاف دل قاری کو مجبور کرتا ہے کہ وہ خلافت کو قبول کرے اور اس کے ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کے سامان کرے اور اس کی جملہ برکتوں سے

فیضیاب ہو۔

معترضین کو چاہئے تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر اعتراض کرنے سے پہلے کتاب شہادۃ القرآن کی اس عبارت کو اپنے بغض کی عینک اتار کر ذرا غور سے تو پڑھ لیتے۔

(6)

معترض اپنے چھٹے اعتراض میں یہ کہتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے لکھا ہے کہ لفظ مجدّد قرآن کریم میں نہیں ہے۔ کیا آپؒ کو یہ علم نہیں ہے کہ الفاظ مسیح موعود، قدرتِ ثانیہ اور خلافتِ احمدیہ وغیرہ الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود نہیں ہیں۔ اس کے باوجود ان پر کیوں ایمان رکھتے ہیں؟

**الجواب:** جب بغض بڑھتا ہے تو سر کو بھی چڑھتا ہے اور جس کے سر چڑھ جاتا ہے، وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسی اس معترض نے کی ہیں۔ اسے یہ بات کرتے ہوئے ذرا یہ تو سوچنا چاہئے تھا کہ اگر مسیح موعود، قدرتِ ثانیہ اور خلافت احمدیہ وغیرہ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے تو خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کی اصطلاح بھی تو قرآن کریم میں نہیں ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ نے ''ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ'' (مسند احمد بن حنبل مسند الکوفیین حدیث نعمان بن بشیرؓ و مشکٰوۃ المصابیح باب الانذار والتحذیر) فرما کر غلط باتیں یا اصطلاحیں پیش فرمائی ہیں۔ اسی طرح لفظِ دجال وغیرہ کا ذکر بھی قرآن کریم میں نہیں ہے تو کیا اس وجہ سے نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ پر الزام عائد ہوتا ہے۔ یہ محض ان کی ٹیڑھی سوچ ہے جو سچائی کے انکار کا لازمی نتیجہ ہے۔

چاہئے تو یہ تھا کہ یہ لوگ مجدّدیت کا ذکر قرآن کریم سے نکال کر دکھاتے۔ مگر یہ تو ان سے قیامت تک نہیں ہو سکے گا۔ ہاں جس استدلال سے یہ اس کو قرآن کریم سے ثابت کریں گے وہ وہی ہوگا جس پر یہ اندھا حملہ کر چکے ہیں۔ یہ سب مل کر بھی لفظِ مجدّد قرآن کریم سے نہیں دِکھا سکتے۔ اس سے ایک طرف ان کی شکست ثابت ہے اور دوسری طرف یہ ثبوت ملتا ہے کہ یہ محض فتنہ پرداز ہیں۔

نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ تک کسی نے کبھی مجدّدیت سے انکار کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اس بیان کا مطلب نہایت واضح ہے کہ قرآن کریم کے مطابق اصل خلافت ہے اور مجدّدیت اس کی قائمقام ہے۔ اگر تجدید قائم ہے اور قائم رہ سکتی ہے تو خلافت سے وابستہ ہو کر، اس میں جذب ہو کر اور اس میں مٹ کر ہی رہ سکتی ہے۔ اس سے متصادم ہو کر نہیں رہ سکتی۔

جہاں تک اصطلاح مسیح موعودؑ کا تعلق ہے کہ یہ قرآن کریم میں نہیں تو اس کا اصل اور اصول بھی یہ ہے کہ اصل آنحضرت ﷺ ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام آپؐ کے ظلّ ہیں۔ اسی طرح نبوّت اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے اور اس کی قائمقام دوسری قدرت یعنی خلافت ہے۔ جب قرآن کریم میں بیان شدہ خلافت قائم ہو تو وہ اصل ہے اور مجدّدیت اس کی قائمقام ہے۔ جب اصل نہ ہو تو قائمقام اس کی جگہ لیتی ہے۔ اصل بہر حال قرآن کریم میں ہے اور باقی جہانتک قائمقام واظلال وغیرہ کا تعلق ہے تو وہ یا تو قرآن میں بھی مذکور ہیں ورنہ احادیث وغیرہ میں ہیں۔

پس حقیقت بھی وہی ہے اور سچ بھی وہی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بیان فرمایا ہے جس سے یہ لوگ گریز کی جھوٹی راہیں نکالنا چاہتے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ لفظ مجدّد قرآن میں نہیں ہے جبکہ خلافت کا ذکر قرآن میں لفظاً موجود ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے استدلال کے طور پر مجدّدیت کو قرآن کریم سے ثابت فرمایا ہے اور بیان فرمایا ہے کہ ہر صدی میں مجدّد کے ہونے کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا فرمان بالکل سچا ہے۔ مگر سوال وہی باقی رہتا ہے کہ اس میں معترض کو آخر کیا مشکل درپیش ہے۔؟ آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آپؑ کے خلفاء اور تمام جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں جس خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کو قائم ہونا تھا، تا قیامت اس کی کوئی حد نہیں ہے اور وہ ہمیشہ جاری رہے گی اور اس کے ساتھ اور اسی میں مدغم ہو کر مجدّدیت بھی جاری رہے گی۔ ہاں اس کے مخالف کوئی مجدّد یا ولی نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی اس خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کے مخالف کھڑا ہوگا، ناکام ونامراد ہوگا جیسا کہ پہلے ہوتا آیا ہے۔

(7)

معترض کا ساتواں اعتراض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجدّدین کے مقام کی تخفیف کی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

الف: ''مرسَل ہونے میں نبی اور محدّث ایک ہی منصب رکھتے ہیں۔''

ب: ''مجدّدوں اور روحانی خلیفوں کی اس امّت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔''

ان تحریروں سے معترض یہ نتائج نکالتا ہے کہ مجدّد پر لازماً روح القدس اترتا ہے اور وہ نبی کے پیرایہ میں آتے ہیں۔ اس لئے ان کو ماننے کی وہی علامتیں ہیں جو نبی کو ماننے کی ہیں۔ لہٰذا ایک مومن کو ان پر امام الزمان ہونے کی وجہ سے ایمان لانا ضروری ہے ورنہ اس کی موت جاہلیت کی موت قرار پائے گی۔ کیا صاحبِ مضمون (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے کبھی یہ اعلان کیا کہ ان پر روح القدس اترا ہے؟

اور یہ بھی معترض کا ایک اتہام ہے جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر باندھا ہے کہ آپؒ نے کہ مجدّد کے مقام میں تخفیف کی ہے۔ آپؒ تو خود اپنے دور کے بڑے مجدّد تھے، آپؒ کیسے اس مقام کی تخفیف کر سکتے تھے؟

الف: جس کتاب اور جس صفحہ سے معترض نے حوالہ پیش کیا ہے اس سے چند سطور اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام قریباً چودہ سو برس تک ایسے خدامِ شریعت عطا کئے گئے کہ وہ رسول اور ملہم من اللہ تھے۔...اسی طرح ہمارے نبی ﷺ کو بھی وہ خدام شریعت عطا کئے گئے جو بر طبق حدیث عُلَمَاءُ اُمَّتِی كَاَنْبِيَاءِ بَنِی اِسْرَائِيْل ملہم اور محدّث تھے۔''

یہ تحریر فرمانے کے بعد آپؑ خود ایک سوال اٹھاتے ہیں اور اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اگر یہ کہا جائے کہ موسوی سلسلہ میں تو حمایت دین کے لئے نبی آتے رہے اور حضرت مسیح بھی نبی تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرسَل ہونے میں نبی اور محدّث ایک ہی منصب رکھتے ہیں اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے نبیوں کا نام مرسَل رکھا۔ ایسا ہی محدّثین کا نام مرسَل رکھا۔ اسی اشارہ کی غرض سے قرآن کریم میں وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُل آیا ہے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 323)

یہ تو ایک عام قاری بھی بڑی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ ''مرسَل'' بمعنی رسول (Messenger of God) نہیں لیا بلکہ ''بھیجے گئے'' کے معنوں میں لیا ہے۔ کیونکہ وہ محدّث اصطلاحی معنوں کے اعتبار سے رسول نہیں تھے مگر وہ ''بھیجے ہوئے'' ضرور تھے۔ یعنی آپؑ نے ایک باریک نکتے کی وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں اللہ تعالیٰ نے مسلسل رسول اور نبی بھیجے تھے جبکہ آنحضرت ﷺ کی امّت میں محدّث وغیرہ بھیجے۔ ''بھیجا ہوا'' ہونے کے پہلو سے نبی ہوں یا محدّث، ایک ہی مقام رکھتے ہیں۔ یعنی وہ بھی بھیجے گئے اور یہ بھی۔ اس زوایہ سے دونوں برابر ہیں۔ ان ''بھیجے ہوؤں'' کو آنحضرت ﷺ نے عُلَمَاءُ اُمَّتِی كَاَنْبِيَاءِ بَنِی اِسْرَائِيْل کے اعزاز سے سرفراز فرمایا ہے کہ میری امّت کے علماء (ربّانی) بنی اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہیں۔ گو وہ نبی نہیں ہیں مگر مقام ومرتبہ کے لحاظ سے دونوں سلسلوں میں مشابہت مکمل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت سے کسی احمدی

کوقطعاً کوئی اختلاف نہیں ہوسکتا۔اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجدّد کا تو ذکر بھی نہیں فرمایا، نبیوں اور محدثوں کی بات کی ہے۔اس سے کس طرح اور کونسی مجدّد کے مقام کی تخفیف ہوگئی ہے جو معترض بحال کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خلفاء کی گستاخی اور خلافت جیسے عظیم مقام کی تحقیر کا مرتکب ہو رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے جب یہ مسلّمہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل ۔کہ اس امت کے علمائے ربّانی بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں۔تو آپؐ نے یہ فرما کر بنی اسرائیل کے نبیوں کی ہرگز تخفیف نہیں فرمائی بلکہ اپنی امت کے علماء کا درجہ بڑھایا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء اور جملہ تحریرات کے عین مطابق مجدّدین کو خلافت میں شامل کر کے ان کے مقام کو بلند کر کے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے مجدّدیّت کو خلافت کے مضبوط و مبسوط نظام میں ڈھل کر مقامِ بلند کے ساتھ ایک بار پھر غیر منقطع دوام بھی عطا ہوا ہے۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا ایسے علماء اگر خلافتِ راشدہ کے دَور میں ہوں گے تو اس کی بیعت میں ہو کر اس بلند روحانی مقام کو قائم رکھنے والے ہوں گے۔ہاں جو بیعتِ خلافت سے باہر نکلیں گے تو وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کی وعید سے پکڑے جائیں گے۔

ب: معترض نے حوالہ (ب) کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسی مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ 340 کی یہ عبارت تحریر کی ہے۔

''مجدّدوں اور روحانی خلیفوں کی اس امّت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم سے انبیاء کی ضرورت پیش آتی رہی ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے کوئی معترض یہ مطلب کس طرح نکال سکتا ہے کہ لہٰذا امّت میں صرف مجدّدیت ہی آئے گی، خلافت کی ضرورت نہیں؟ آپؑ نے اسی تحریر میں خلیفوں کا ذکر بھی تو فرمایا ہے۔یعنی آپؑ کی دیگر تحریرات کے آئینہ میں اس تحریر کا معنی بھی یہی ہے کہ آپؑ نے دیگر سب منصبوں کو اکٹھا کر کے خلافت ہی میں جمع فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔آپؑ کے بتائے ہوئے ''بہتر'' کو چھوڑ کر اپنے خود ساختہ باطل عقائد کے پیچھے چل کر کمتر کو ڈھونڈنا اندھا پن نہیں تو اور کیا ہے۔

اس اقتباس کو پیش کرتے ہوئے معترض کو اس کتاب کے ایک صفحہ پیچھے کی عبارتیں کیوں نظر نہیں آتیں۔اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پُرعرفان کتاب کو آنکھوں سے اس تعصب کی پٹی اتار کر دیکھتا جو اسے خلافت سے ہے تو بڑی آسانی سے دیکھ سکتا تھا کہ یہ مجدّد اور روحانی خلیفے کون تھے؟ اس مذکورہ بالا اقتباس سے صرف ایک صفحہ پیچھے جائیں تو وہاں آپؑ نے صاف لکھا ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کے خلیفے ہیں۔ چنانچہ آپؑ آیتِ استخلاف تحریر فرما کر یہ وضاحت فرماتے ہیں کہ:

''پس یہ آیت ( آیت استخلاف۔ناقل) درحقیقت اس دوسری آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ کے لئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظتِ قرآن کیونکر اور کس طور سے ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریمؐ کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا۔اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کے لئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہوں گے اور اس کی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔''

(شہادۃ القرآن۔روحانی خزائن،6 جلد صفحہ 339)

اب ہر بینا شخص دیکھ سکتا ہے کہ جن کے ذریعہ حفاظتِ قرآن کے سامان ہوں گے، جو نبی کے جانشین ہوں گے، جو نبی کی برکتوں سے حصہ پائیں گے، وہ خلفاء ہوں گے۔پس خلفاء سے الگ ہونا نبوّت اور نبی کی برکتوں سے تعلق توڑنے کے مترادف ہے۔خلفاء کی بیعت سے نکلنا روحانی شقاوت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

پھر اس کے تسلسل میں اسی صفحہ پر آپؑ تحریر فرماتے ہیں:

''قرآن کریم نے اس امّت میں خلیفوں کے پیدا ہونے کا وعدہ کیا ہے۔جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے اور فرمایا ہے کہ ان کے وقتوں میں دین استحکام پکڑے گا اور تزلزل اور تذبذب دور ہوگا اور خوف کے بعد امن پیدا ہوگا۔''

اس عبارت میں جن علامتوں کا ذکر کیا گیا ہے، سب آیت استخلاف میں بیان شدہ برکاتِ خلافتِ راشدہ ہیں۔یہ خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کی علامات ہیں۔لہٰذا خلیفہ ٔراشد اپنے وقت کے سب سے بڑے روحانی مقام کا حامل ہے۔

معترض نے (ب) کے تحت یہ مفروضہ بھی تراشا ہے کہ مجدّد چونکہ نبیوں کے پیرایہ میں آتے ہیں اس لئے انہیں نبیوں کی طرح پہچان کر ان پر ایمان لانا چاہئے۔ کیونکہ اپنے زمانہ کے امام کو پہچاننا ضروری ہے۔ان کو پہچاننے کی علامتیں ویسی ہی ہیں جیسے نبیوں کی ہیں۔

نبیوں کی طرح پہچاننے کا اصول صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں تو بالکل درست ہے کیونکہ نبی ہونے کی وجہ سے آپؑ کی شان دیگر مجدّدین سے بالکل الگ اور ممتاز ہے۔ لیکن دیگر مجدّدین کے بارے میں قطعاً ایسا کوئی اصول نہیں ہے۔اگر ایسا کوئی اصول تھا تو معترض کو پیش کرنا چاہئے تھا۔محض دعوں سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔ یہ درست ہے کہ زمانہ کے امام کو پہچاننا اور اس کی بیعت کرنا ضروری ہے۔لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ایک غیر مبدّل سچائی ہے کہ رسول کے بعد اس کا خلیفہ ہی وقت کا امام ہوتا ہے۔اس کی بیعت کرنا رسول کی بیعت کرنا ہے۔اس کی بیعت سے نکل کر کسی اور مخالف و متصادم مدعی کے پیچھے چلنا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کے تحت آتا ہے۔

پھر معترض نے اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے روح القدس کے اترنے کے اعلان کے بارہ میں بھی دعویٰ کر دیا ہے۔مگر کیا وہ گزشتہ صدیوں کے مجدّدین کے ایسے دعوے اور علامتیں یا نشان پیش کر سکتا ہے کہ ان پر روح القدس اترتا تھا اور ان کو ان کے زمانے کے لوگوں نے اسی طرح مانا تھا جس طرح نبیوں پر ایمان لایا جاتا ہے۔اگر یہ معترض اپنے اس خود ساختہ معیار میں سچا تھا تو اسے ہر صدی کے مجدّد کی ایسی مثال پیش کرنی چاہئے تھی کہ جس نے اپنے مجدّد ہونے کے دعوے کے ساتھ اپنے اوپر روح القدس کے اترنے کا اعلان کیا ہو۔اس کے اس معیار کے مطابق ان کی مجدّدیت کے نشان نبیوں کی طرح تھے اور اس نے لوگوں کو اپنے اوپر اسی طرح ایمان لانے کی دعوت دی ہو جس طرح نبی دیتے ہیں۔لیکن وہ ایسے ثبوت ہرگز پیش نہیں کر سکتا اور قیامت تک پیش نہیں کر سکتا۔چنانچہ ہر طلوع ہونے والا دن اس کے جھوٹ پر گہری مہر ثبت کرتا رہے گا۔

معترض نے خلافت کے ساتھ اگر یہ معیار مقرر کیا ہے کہ وہ روح القدس کا اعلان بھی کرے تو کیا وہ آنحضرت ﷺ کے بعد قائم ہونے والے خلفائے راشدین کے ایسے اعلان پیش کر سکتا ہے۔یا وہ اپنے جھوٹے معیار کے مطابق انہیں بھی نعوذ باللہ جھوٹا ہی خیال کرتا ہے۔لیکن وہ انہیں اگر سچا سمجھتا ہے اور درحقیقت وہ لازماً سچائی کے اعلیٰ معیار پر قائم تھے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ یہ معترض ضرور جھوٹا ہے۔

یہ اصولی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خلفاء پر روح القدس اور فوجِ ملائک کا اس پر نزول ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ازل ہی سے خلیفۃ اللہ کے ساتھ فرشتے مامور کئے ہوئے ہیں۔اگر یہ مسئلہ سمجھ نہیں آتا تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے معلوم کریں۔جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے خلاف شورش کرنے والوں کو باور کرایا تھا کہ:

''وَیْلَکُمْ! اِنَّ مَدِیْنَتَکُمْ مَحْفُوْفَۃٌ بِمَلَائِکَۃِ اللّٰہِ، وَاللّٰہِ اِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَتَتْرُکُنَّھَا۔''

(طبری۔ذکر الخبر عن قتل عثمان بن عفانؓ)

کہ بُرا ہو تمہارا! مدینہ، جس کو اللہ تعالیٰ کے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں۔اگر تم نے (حضرت عثمانؓ) کو قتل (کر کے خلافت کی نعمت کو پامال) کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا کہ وہ فرشتے مدینہ کو چھوڑ جائیں گے۔

مگر یہ سچائی اسے دکھائی دیتی ہے جو حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی نظر بصیرت رکھتا ہو۔انہیں دکھائی نہیں دیتی جو خلافت کے منکر ہو کر

فسق میں مبتلا ہوں۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَإِن تَدۡعُوهُمۡ إِلَى ٱلۡهُدَىٰ لَا يَسۡمَعُواْۖ وَتَرَىٰهُمۡ يَنظُرُونَ إِلَيۡكَ وَهُمۡ لَا يُبۡصِرُونَ (سورۃ الاعراف 199:7) کہ اگر تو انہیں ہدایت کی جانب بلائے تو وہ سنیں گے نہیں اور تو دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف دیکھ رہے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی نبوت اگر ایسے لوگوں کو نظر نہیں آتی تو انہیں خلافت کے ساتھ فوجِ ملائک کس طرح دکھائی دے سکتی ہے۔

خلیفۃ اللہ کے ساتھ فرشتوں اور اس پر روح القدس کے نزول کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''**ملائکہ اور روح القدس** کا تنزّل یعنی آسمان سے اُترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ **خلافت** پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پا کر زمین پر نزول فرماتا ہے **روح القدس** خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور **جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں** وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن، جلد3، صفحہ 12 حاشیہ)

یعنی خلیفۃ اللہ پر روح القدس کا اترنا اور ملائکہ کا اس کے ہمراہ ہونا ایک ایسی حقیقت ہے اور خلافتِ حقّہ کا ایسا لازمہ ہے کہ کسی خلیفہ کو اس کے اعلان کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے بغیر خلافت، خلافت ہی نہیں ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کے بعد خلفائے راشدین میں سے کبھی کسی نے اس کا اعلان نہیں کیا اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم ہونے والے خلفائے راشدین کو ایسے اعلان کی ضرورت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

''چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین میں متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی **خدا سے روح القدس پا کر** کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔''

(الوصیّت۔ روحانی خزائن، جلد20، صفحہ 306-307)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد جن پاک نفس بزرگوں کا ذکر فرمایا ہے یہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر، حضرت ابوبکرؓ کی طرز پر قائم ہونے والے وہی مقدّس خلفاء ہیں جن کی آپؑ نے اپنی وصیّت میں بشارت دی ہے۔ آپؑ نے اپنے بعد خلافت کے قیام کی بنیاد **ہی خدا سے روح القدس پانے** کے ساتھ کی ہے۔ یہ خلافتِ حقّہ کا بنیادی خاصہ ہے۔

گو ان معترضین کو حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے بیحد بغض ہے۔ مگر خلافت کے ذریعہ نزولِ ملائکہ کی اس سچائی کو ایک بار آپؓ کی زبان سے بھی سن لیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

''ملائکہ سے فیوض حاصل کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلفاء سے مخلصانہ تعلق قائم رکھا جائے اور ان کی اطاعت کی جائے... سچے خلفاء سے تعلق رکھنا ملائکہ سے تعلق پیدا کر دیتا اور انسان کو انوارِ الٰہیہ کا مہبط بنا دیتا ہے۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد2، صفحہ 561)

سچائی کو آزمانے میں تو کوئی حرج نہیں۔ پس معترض اور اس کے ہم مشربوں سے عرض ہے کہ اگر وہ بھی فرشتوں سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں تو آئیں اور خلافت سے مخلصانہ تعلق بنائیں اور اس کی اطاعت کریں۔ وہ خود مشاہدہ کریں گے کہ جن سے وہ بغض رکھتے ہیں انہوں نے کس قدر سچ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے قائم کردہ وقت کے سچے امام کی بیعت میں آنے کی توفیق بخشے۔

(8)

معترض کا آٹھواں اعتراض یہ ہے کہ صاحبِ مضمون نے اپنے مضمون کی بنیاد اس حدیث پر رکھی ہے، جس میں خلافت کی مدّت تیس سال قرار دی گئی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کو کوئی وقعت نہیں دی۔ اس لئے صاحبِ مضمون کا اس حدیث کا حوالہ دینا صاف دھوکہ اور دجل ہے۔

**الجواب:** اس طعنہ زن کو اتنی تو حیا نہیں کہ وہ بڑی بے باکی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس خلفاء پر زبان درازی کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے ہی موقعوں یا ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے کہ اِذَا لَمۡ تَسۡتَحۡیِ فَاصۡنَعۡ مَا شِئۡتَ کہ اگر تجھے حیاء ہی کوئی نہیں ہے تو پھر جو چاہے کرتا پھر۔

اپنے اعتراض میں جس بحث کا معترض نے ذکر کیا ہے وہ ''شہادۃ القرآن'' کے صفحہ 338 پر نہیں ہے بلکہ 337 پر ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روایت کو قطعاً غلط قرار نہیں دیا۔ ہاں یہ اظہار فرمایا ہے کہ اگر قرآن کریم اور بخاری کی حدیثوں کے خلاف اسے استعمال کیا جائے تو ایسی حالت میں یہ روایت مقامِ جرح پر ہے۔ آپؑ نے اپنی اس کتاب میں اس حدیث پر دیگر روایات کے مقابل پر جزوی طور پر یہ بحث کی ہے کہ یہ ممکن نہیں ہو سکتا کہ خلافت صرف تیس سال تک ہی رہے۔ ہاں خلافتِ راشدہ تیس سال تک جاری رہی اور اس کے بعد بھی ہر صدی میں اور ہر وقت آنحضرت ﷺ کی خلافت کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہی ہے۔ چاہے وہ محدّثیت کے رنگ میں ہو یا مجدّدیت کی شکل میں یا روحانی خلفاء کی صورت میں۔ آپؐ کی خلافت تا قیامت کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے۔ یہ قرآن کریم اور بخاری میں بیان شدہ روایات کا منشاء ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے برعکس ایسے خیال کو ردّ فرمایا ہے کہ خلافت صرف تیس سال تک محدود رہی اور اس کے بعد یہ جاری نہیں رہی۔ چنانچہ آپؑ نے اس حدیث کو پوری طرح تسلیم فرمایا ہے، اس کی تصدیق فرمائی ہے اور اسی سے خلافت کے تیس سال اور پھر اس سے آگے اس کے امّت میں مستقل جاری رہنے کا استدلال فرمایا ہے۔ پھر معترض کا یہ کہنا کہ آپؑ نے اس حدیث کو زیادہ وقعت نہیں دی، آپؑ کی طرف غلط بات منسوب کرنا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اس روایت کے مطابق خلافتِ راشدہ تقریباً تیس سال ہی رہی۔ کیا یہ اس کی سچائی پر سب سے بڑی دلیل نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ معترض نے یہاں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے تیس سال والی روایت پر اپنے بیان کی بنیاد رکھی ہے۔ جبکہ آپؒ کا مضمون پڑھنے والا ہر قاری جانتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اپنے سے پہلے خلفاء کے، اپنے اور جماعت کے موقف کو بیان فرماتے ہوئے اس روایت پر بناء نہیں رکھی۔ ہاں جزوی طور پر اسے بھی زیرِ بحث رکھا ہے۔ مگر اصل بناء تو اس حقیقت اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت پر رکھی ہے جو آنحضرت ﷺ نے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جب اپنے بعد فوراً قائم ہونے والی خلافت کا ذکر فرمایا تھا تو اس کی حد بندی اس طرح فرمائی تھی کہ اس کے بعد بادشاہت قائم ہوگی اور پھر اسی تسلسل میں آخری زمانہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا تفصیلی ذکر فرمایا تو اس کی کوئی حد بندی نہیں فرمائی۔ یعنی اب امّت میں تا قیامت وہی جاری رہے گی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے بیان شدہ فرمان کے عین مطابق یہ خبر دی کہ قدرتِ ثانیہ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرز پر خلافت قائم ہوگی۔ اس کا آنا جماعت کے لئے بہتر ہوگا اور وہ دائمی ہوگی اور قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس غیر مبہم اور انتہائی واضح الفاظ کے خلاف جو کوئی تعلّی کرتا ہے وہ خود کھلی کھلی علمی و اعتقادی بددیانتی اور دجل کا مرتکب ہوتا ہے۔

معترض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدّس خلفاء کے لئے imputation اور "dajjal" وغیرہ الفاظ استعمال کرتے

ہوئے حیا سے کام لینا چاہئے تھا۔ ایک طرف تو یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کی اتباع کے دعویدار ہیں اور دوسری طرف آپؑ ہی کے مقدّس خلفاء کے خلاف بدزبانی سے دریغ نہیں کرتے۔ آپؑ نے کیا خوب فرمایا ہے:

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

آپؑ کے اس شعر کا معنی یہ ہے کہ پاکوں پر طعنہ زنی پاکوں پر نہیں پڑتی بلکہ یہ ثابت کرتی ہے طعنہ زن خود فاجر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

"جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزا وار اس وقت ہرگز نہیں ہوتا۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد 3، صفحہ 226 تفسیر سورۃ النور)

پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ:

"خلفاء کے منکروں پر لفظ کفر کا ہی آیا ہے۔ کیونکہ وہ تو حکمِ الٰہی ہے۔ جس رنگ میں ہو جو اس سے نافرمانی کرے گا۔ وہ نافرمان ہوگا۔ ... آنحضرت ﷺ تو کیا میں تو کہتا ہوں کہ خدا کے کسی ایک حکم اور آپؐ کے جانشینوں کی کسی ایک نافرمانی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔" (حقائق الفرقان۔ جلد 3، صفحہ 198 تفسیر سورۃ النور)

پھر چند سطور آگے یہ فرمایا کہ:

"خدا کا وعدہ ہے کہ ہمیشہ خلفاء پیدا کرے گا جس کے سبب سے کل دنیا میں اسلام فضیلت رکھتا ہے۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد 3، صفحہ 228 تفسیر سورۃ النور)

آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی کئی بار پوری ہونے والی ایک پیشگوئی درج ذیل ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

"خلافت کا سلسلہ بھی تا یوم قیامت ہے۔ خلافت کے منکر ہوں گے۔ مگر آخر ذلیل۔"

(حقائق الفرقان۔ جلد 3، صفحہ 198 تفسیر سورۃ النور)

ان تحریروں میں مجدّدین کے کسی الگ وعدہ کا ذکر نہیں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر خلیفہ ہی اپنے دور کا مجدّد ہے۔ خلافتِ راشدہ کے ہوتے ہوئے اس سے باہر کوئی مجدّد نہیں۔ خلافت سے بڑھ کر اس وقت اور کوئی منصب نہیں ہے۔ خلافت کو ترجیح ہے مجدّدیت پر۔ مجدّدیت مدغم ہو جاتی ہے خلافت میں یا اپنے سے بڑے منصب میں۔ جس طرح وہ حضرت مسیح موعودؑ کی۔

مسیحیت، مہدویت اور نبوّت میں مدغم ہو کر کالعدم ہو گئی تھی اور اس کا اپنا الگ کوئی وجود باقی نہ رہا تھا اسی طرح آپؑ کے بعد مجدّدیت ہمیشہ خلافت میں شامل ہو کر اور مٹ کر رہے گی، اس کا الگ کوئی وجود باقی نہ رہے گا۔

یہ معترض لوگ مجدّد مجدّد کی رٹ لگاتے ہیں اور اس کی وجہ سے خلافت کو چھوڑنے کا فسق کرتے ہیں۔ اگر یہ واقعۃً اپنے اس اقدام میں سنجیدہ ہیں اور فتنہ پرداز نہیں ہیں تو انہیں امّت کے ایک عظیم مجدّد حضرت امام جلال الدّین سیوطیؒ ہی کی رہنمائی قبول کر لینی چاہئے۔ یہ ان چند ائمہ سلف میں سے ہیں جنہوں نے بڑے طمطراق کے ساتھ مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ ہم ان معترضوں سے یہ توقع تو نہیں رکھ سکتے کہ ایک طرف تو یہ مجدّدیت کی عظمت کا ڈھونگ رچائیں اور دوسری طرف مجدّدین کے کہے پر خطِ تنسیخ بھی پھیر دیں۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

وَ آخِرُ الْمِئِیْنَ فِیْھَا یَأْتِی
عِیْسٰی نَبِیُّ اللّٰہِ ذُوْالْاٰیَاتِ
یُجَدِّدُ الدِّیْنَ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ
وَفِی الصَّلٰوۃِ بَعْضُنَا قَدْ اَمَّہٗ

(بحوالہ حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن خان، صفحہ 138)

کہ آخر میں عیسیٰ نبی اللہ نشانات و معجزات کے ساتھ آئیں گے اور اس اُمّت میں دین کی تجدید کریں گے۔ اور ہم میں سے کوئی نماز میں اس کی امامت بھی کرے گا۔ پھر آگے جا کر فرمایا:

"وَ بَعْدَہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُجَدِّدٍ"

کہ اس کے بعد کوئی مجدّد باقی نہیں رہے گا۔

امام جلال الدّین سیوطیؒ نے اپنے اس بیان میں یہ حقیقت افروز پیشگوئی فرمائی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق امام مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد چونکہ خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ قائم ہو جائے گی اس لئے اس کی موجودگی میں دیگر مجدّدوں کی آمد اور تجدیدِ دین کا وہ تصوّر نہیں رہے گا جو امام مہدیؑ کے ظہور سے قبل خلافتِ راشدہ کے بعد اور اس کی عدم موجودگی میں تھا کیونکہ خلافتِ راشدہ تجدیدِ دین کی اعلیٰ قسم ہے۔ پس مسیح موعودؑ کے بعد آپؑ کے خلفاء آپؑ کی خلافت اور جانشینی میں آپؑ کے ظلّ کے طور پر اصلاحِ اُمّت اور تجدیدِ دین کا کام کریں گے۔ جیسا کہ امام الزمان حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو۔ ... یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔"

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 208)

(9)

معترض کا نواں اعتراض یہ ہے کہ مصنف کا یہ کہنا کہ اس کے یہ نظریات ان سے پہلے خلفاء کے مطابق ہیں، درست نہیں۔ پہلے خلیفہ نے یہ لکھا ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد مجدّدیت ہے (بدر 23 مئی 1913ء) اور دوسرے خلیفہ نے بھی اس کے عین مطابق لکھا ہے۔

**الجواب:** یہ بھی معترض کی کھلی کھلی تعلّی ہے اور واضح دھوکہ دہی ہے۔ حقیقت وہی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بیان فرمائی ہے۔ آپؒ کے زیر بحث اس مضمون کا ایک ایک حرف قرآن کریم، فرمانِ نبویؐ، تحریرات و وصیّت حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کے عین مطابق ہے۔

معترض نے لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اخبار بدر 23 مئی 1913ء کا حوالہ دیا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اوّلاً 23 مئی کو بدر شائع ہی نہیں ہوا تھا۔ اور ثانیاً یہ کہ 22 مئی کے پرچہ میں یہ تحریر نہیں ہے کہ قدرتِ ثانیہ سے مراد مجدّدیت ہے۔ آپؓ نے مجدّدیت کو خلافت کے ساتھ آخر پر شامل فرمایا ہے۔ چنانچہ جب آپؓ سے سوال کیا گیا کہ قدرتِ ثانیہ سے کیا مراد ہے؟ تو آپؓ نے فرمایا:

"جب کسی قوم کا مورثِ اوّل اپنا کام پورا کرتا ہے تو اس کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ نمودار ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اس کا ظہور رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں ہو گیا۔ مگر آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء نواب مجدّدین کے وقت بھی ہوتا رہا۔ وہ سب قدرتِ ثانیہ تھے۔ قدرتِ ثانیہ کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اس کی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرتِ ثانیہ بھیجتا رہتا ہے۔" (بدر۔ 22 مئی 1913ء، صفحہ 3-4)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اس بیان میں بڑی وضاحت سے قدرتِ ثانیہ کی جامع تشریح پیش فرمائی ہے اور نبوّت کے بعد اس کے مظہر دیگر منصبوں میں خلافت ہی کو مقدم طور پر پیش فرمایا ہے۔ معترض نے سب کچھ جانتے ہوئے صرف مجدّدیت کو پیش کر کے قارئین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بیان سے تو صاف واضح ہے کہ خلافت قدرتِ ثانیہ کی مقدم صورت ہے۔ پھر نوّاب یعنی دیگر نائبین اور پھر مجدّدین وغیرہ اس کے مظہر ہیں۔ اس عبارت میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے۔ جب جماعت مومنین میں ایمان اور عمل صالح کی شرط اٹھ جائے اور ان میں خلافت نہ رہے تو پھر نوّاب اور مجدّدین اس کی جگہ لیتے ہیں۔ ورنہ جب خلافت موجود ہو تو یہ دونوں مؤخر الذکر منصب اس کے ساتھ مل کر اور اس میں مٹ کر اس کے ہمراہ چلتے ہیں۔ پس وہ حقیقی اور سچا مجدّد ہو ہی نہیں سکتا جو خلافت کا دامن چھوڑ دے۔ وہ تو فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کی تصویر ہے۔ اس سے تجدید کی نہیں تخریب کی توقع رکھنی چاہئے۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ ایک طرف تو یہ فرمائیں کہ خلیفہ تو اپنے وقت میں سب سے بڑا منصب رکھتا ہے اور دوسری طرف فرمائیں کہ قدرتِ ثانیہ خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ نہیں ہے بلکہ صرف مجدّدیت ہے۔ آپؓ کی جملہ تحریرات اور فرمودات کی روشنی میں اس محوّلہ بالا تحریر کا مطلب اس کے سوا اور کچھ نہیں لیا جاسکتا کہ مجدّدیت خلافت میں جذب ہوکر جاری ہے اور رہے گی۔ اس طرح وہ بھی خلافت کے ساتھ مٹ جانے کی وجہ سے قدرتِ ثانیہ کا جزو بنتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور وصیّت کے مطابق مجدّدیت خلافت سے الگ کوئی چیز نہیں۔ ہر روحانی مقام خلافت کے ساتھ اور اس کے تحت ہے اور یہی قدرتِ ثانیہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب الوصیّت میں اپنے جانے کے بعد قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی خبر دی تو بڑے وثوق کے ساتھ آپؑ نے خلافت کے قیام کی خبر دی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد20 صفحہ305)

آپؑ نے پھر اس کے قیام کو حضرت ابوبکرؓ کے نمونے پر قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:

"پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزے کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔"

(الوصیت۔ ایضاً صفحہ304)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس سے دیگر امور کے ساتھ ایک بنیادی اور اہم امر یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی ہونے کی وجہ سے آپؑ کے بعد خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ کا قیام لازم تھا۔ اسی کے بارہ میں آپؑ فرما رہے ہیں کہ وہ میرے جانے کے بعد آئے گی۔ نبی کے بعد جو چیز اس کی جگہ لیتی ہے وہ خلافت ہے، مجدّدیت نہیں ہے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

"مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَۃٌ"

(کنز العمال۔ مکتبۃ التراث الاسلامی بیروت، لبنان۔ جلد11 صفحہ259)

کہ ہمیشہ نبوّت کے بعد خلافت جاری ہوئی ہے۔ چنانچہ رسالہ الوصیّت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس دوسری قدرت کے ظہور کی نشاندہی کی ہے، وہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے نمونے پر ہے۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ راشد تھے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں اور آپؑ کے مقدّس خلفاء کے فرمودات میں قدرتِ ثانیہ سے اوّلاً مراد خلافتِ راشدہ ہے۔ جس نے آپؑ کے جانے کے بعد قائم ہونا تھا۔ وہ دائمی ہے اور اس کا سلسلہ قیامت تک غیر منقطع ہے۔ ہاں مجدّدیت خلافت راشدہ کے ہوتے ہوئے اس کا ایک جزو ہوسکتی ہے جو اس میں ضمّ ہوکر اور اس میں مٹ کر ساتھ چلتی ہے تو قدرتِ ثانیہ کی تشریح میں آتی ہے ورنہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے ہوتے ہوئے اس کی الگ اور جدا کوئی حیثیت ممکن نہیں۔

دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جو منصب سنبھالا، وہ مجدّدیت کا تھا یا خلافت کا؟ چنانچہ جماعت کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ وہ منصب خلافت تھا۔ اس وقت جو لوگ وہاں موجود تھے انہوں نے اس معجزے کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیّت کے سو فیصد مطابق حضرت ابوبکرؓ کی طرز پر خلیفہ راشد قائم فرمایا۔ قدرتِ ثانیہ کے اس اعجازی ظہور کی بابت الحکم 28 مئی 1908ء اور بدر 2/ جون 1908ء کے پرچے میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وہ خط شائع شدہ ہے جو بیرونی جماعتوں کو بھی بھجوایا گیا تھا۔ اس میں تمام جماعت کی طرف سے آپؓ کے خلیفہ منتخب ہونے کا اعلان ہے اور افرادِ جماعت کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ

"خط پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامّت **خلیفۃ المسیح والمہدی** کی خدمت بابرکت میں بذاتِ خود یا بذریعہ تحریر بیعت کریں۔"

پس ان تمام صداقتوں کے ہوتے ہوئے مجدّدیت کے لئے ہرگز کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ وہ خلافت کے دامن کو چھوڑ کر کوئی الگ تشخّص یا شناخت اختیار کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ کے ذریعہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں حضرت ابوبکرؓ کی طرز پر خلافتِ راشدہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس پر خلیفۃ المسیحؑ کے ہمراہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلِ بیت، صدر انجمن احمدیہ اور کل صحابہؓ کا اجماع تھا۔ جماعت میں اسی طرز کی خلافت کے استحکام کے لئے آپؓ نے ساری زندگی جہاد کیا اور اس کے خلاف ہر فتنہ کا دفاع کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ خلافت حقہ کے قیام، استحکام اور دوام کے سامان فرمائے۔ آپؓ نے خلافت کے خلاف ہر خیال اور وسوسے کو دھتکارتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو۔" (بدر4/ جولائی 1912ء)

پس آپؓ کے نزدیک قدرتِ ثانیہ کی حقیقی اور اوّلین تصویر اور تفسیر حضرت ابوبکرؓ کی طرز پر خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہی تھی۔

جماعت احمدیہ مبائعین کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہر دور میں خلافت کے تحت ایسے افراد موجود ہیں اور موجود رہیں گے جو تجدید دین کا کام کرتے ہیں آپؑ کے بعد قائم ہونے والی خلافت یعنی قدرتِ ثانیہ کے استحکام اور اس کے کام میں ممد و معاون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپؑ کی مدد کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ حقہ کی فرشتوں کی طرح اطاعت اور معاونت کی جائے اور اس کے لئے ہر ایسا شخص جو اخلاص اور وفا کے ساتھ کام کرے گا وہ ضرور تجدید دین میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

معترض نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی تفسیر کبیر، جلد9، صفحہ 319 کا بھی صرف حوالہ دیا ہے، کوئی تحریر پیش نہیں کی۔ لیکن وہ اصل تحریر ہم ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اس میں آپؓ نے سورۃ القدر کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے کہ:

"ان مجدّدوں کے متعلق بھی اس آیت میں پیشگوئی موجود ہے کیونکہ وہ بھی جزوی طور پر محمد رسول اللہ ﷺ کے قائم مقام ہوتے ہیں اور ایک جزوی تاریک رات میں ان کا ظہور ہوتا ہے۔"

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ کیا اس اقتباس سے ایک ذرّہ برابر بھی یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کے نزدیک قدرتِ ثانیہ سے مراد مجدّدیت تھی؟

قبل اس کے کہ قدرتِ ثانیہ کے بارہ میں ہم آپؓ کے واضح موقف کی طرف جائیں، ذرا اس زیرِ نظر اقتباس کا تجزیاتی مطالعہ کرتے جائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ معترض نے جس اقتباس کا حوالہ پیش کیا ہے، اس کا صرف ایک پہلو پیش کیا ہے یعنی اسے ادھورا پیش کیا۔ چنانچہ اُس کی اس ایک حرکت سے ہی اس کے تمام فریب اور دجل کی قلعی کھل جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے منسلکہ چند سطور قبل حضورؓ فرماتے ہیں:

"چونکہ ناقص بروز بھی بروز ہی ہوتا ہے۔ اس لئے یہ آیت ناقص بروزوں کے متعلق بھی اشارہ کرتی ہے۔ یعنی ایسے زمانہ کے مصلحین کی نسبت بھی جبکہ کامل تاریکی تو نہیں آئے گی لیکن ایک نئی زندگی کی ضرورت انسان کو محسوس ہوگی۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ ہر صدی کے سر پر دنیا کو ایک ہوشیار کرنے والے کی ضرورت پیش آجاتی ہے اور اسلام میں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر مجدّد بھیجتا رہے گا۔"

اس سے آگے وہ الفاظ ہیں جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ معترض نے صرف حوالہ دے کر اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی

ہے۔مگر جیسا کہ قارئین نے پڑھا ہے کہ مجدّدین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے "ناقص بروز" قرار دیا ہے۔ پس نبوّت یا خلافت کے مقابل پر مجدّدین ناقص بروز ہیں۔ کامل بروزوں کے مستحکم نظام کو چھوڑ کر جو ناقصوں کے بلکہ خلافت سے متصادم باطلوں کے پیچھے چلتا ہے انتہائی باطل کام کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں آپ کی وصیت اور منشاء کے مطابق کامل بروزوں کا یہ نظام اللہ تعالیٰ کی کامل قدرت کی دوسری تجلّی کے ساتھ دائمی بنیادوں پر جاری و ساری ہے اور یہ تا قیامت منقطع نہیں ہوگا۔

باقی جہاں تک اس پہلو کا تعلق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے قدرتِ ثانیہ سے کیا مراد لیا ہے، تو آپؓ فرماتے ہیں:

" جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تا قدرتِ ثانیہ کا پے در پے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے علموں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرتِ ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تا کہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کیلئے مایوس ہو جائے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے نزول کے لئے دعاؤں کی جو شرط لگائی ہے وہ کسی ایک زمانہ کے لئے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اس ارشاد کا یہ مطلب تھا کہ میرے زمانہ میں تم یہ دعا کرو کہ تمہیں پہلی خلافت نصیب ہو اور پہلی خلافت کے زمانہ میں اس دعا کا یہ مطلب تھا کہ الٰہی اس کے بعد ہمیں دوسری خلافت ملے اور دوسری خلافت میں اس دعا کے یہ معنی ہیں کہ تمہیں تیسری خلافت ملے اور تیسری خلافت میں اس دعا کے یہ معنی ہیں کہ تمہیں چوتھی خلافت ملے ایسا نہ ہو کہ تمہاری شامتِ اعمال سے اس نعمت کا دروازہ تم پر بند ہو جائے۔

پس ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو۔ اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے کیونکہ خدا کا یہ وعدہ ہے جو اس نے ان الفاظ میں کیا کہ:۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ مگر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔" (خلافت راشدہ۔ انوار العلوم، جلد 15، صفحہ 535)

بہرحال معترض بیچارے نے بڑی کوشش کر کے انتہائی دور جا کر ایک فقرہ سورۃ القدر کی تفسیر سے نکال کر اپنے موقف کو ثابت کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہی اس پر الٹی پڑ گئی۔ اگر اس کی نیّت درست ہے اور وہ سچی تحقیق کرنا چاہتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدّس خلفاء کی کتب کو قلبِ سلیم کے ساتھ پڑھے۔ یقیناً اسے کسی ایک جگہ بھی قدرتِ ثانیہ کے اصل اور اوّلین معنے مجدّدیت کے نہیں ملیں گے۔ ہاں اس کے برعکس اس کے حقیقی اور اوّلین معنے خلافتِ حقہ ہی کے ملیں گے۔ انشاء اللہ۔

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے جو بھی بیان فرمایا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مقدّس خلفاء کے فرمودات کے سو فیصد مطابق بیان فرمایا ہے۔ پس معترض یا تو خود دھوکہ کا شکار ہے یا عمداً دھوکہ دہی چاہتا ہے۔

(10)

معترض کا دسواں اعتراض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے یہ فرمایا ہے کہ مجدّد کے لئے اپنے مجدّد ہونے کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عمل یہ تھا کہ 1889ء میں مسیح موعود کا منصب پانے سے قبل آپ کو 1885ء میں مجدّد کا منصب عطا ہوا تھا اور آپ نے اس کا اعلان فرمایا تھا۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ غیر ضروری کام کیا تھا؟

**الجواب:** جناب معترض صاحب! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے یہ تو ہرگز نہیں فرمایا کہ وہ اپنے مجدّد ہونے کا اعلان نہیں کر سکتا۔ آپؒ نے تو یہ لکھا ہے کہ اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ ضرور اعلان کرے۔ آپؒ کی اس تحریر سے کوئی اندھا ہی یہ مطلب نکال سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مجدّد ہونے کا اعلان کر کے غیر ضروری کام کیا ہے۔ یہ محض آپ کی اپنی ٹیڑھی سوچ بلکہ بغض معاویہ کے کرشمے ہیں۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت اور اٹل سچائی ہے کہ مجدّد کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے مجدّد ہونے کا اعلان بھی کرے۔ چنانچہ آپ سوائے حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ، حضرت مجدّد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ، حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شاید ہی کسی مجدّد کا دعویٰ ڈھونڈ پائیں گے۔ اگر بفرضِ محال آپ کو ان کے علاوہ کوئی ایک آدھ دعویٰ مل بھی جائے تو باقی صدیوں کے مجدّدین کے دعوے کہاں سے لائیں گے؟ آپ تو یہ بھی ثابت نہیں کر سکیں گے کہ گزشتہ صدیوں کے سروں پر تو کجا ان کے اندر بھی کسی مجدّد کا دعویٰ موجود تھا۔ لہٰذا عملاً آپ مجدّدین کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے اوّلین منکر بن جاتے ہیں۔ پس آپ نے یہ اعتراض کر کے اپنے ہی ہاتھ سے اپنے فتنے کی جڑ کاٹ دی ہے۔ آپ کا شکریہ۔ آپ سے درخواست ہے کہ آئندہ بھی جس شاخ کو کاٹنے لگیں تو اس پر بیٹھ کر ہی اسے کاٹا کیجئے۔

باقی رہا یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے مجدّدیت کی ضرورت، حکمت اور غرض کیا تھی؟ آپؑ فرماتے ہیں:

" آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدّد کا آنا ضروری ہے۔ اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدّد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علومِ لدنیہ و آیاتِ سماویہ کے ساتھ۔ اب بتلاویں کہ اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودہویں صدی کے سر پر مجدّد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے کیا۔"

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 178-179)

یعنی آپؑ نے اپنے دعویٰ کی سچائی کے لئے ایک دلیل پیش فرمائی ہے کہ اس صدی میں آپؑ کے علاوہ اور کوئی مجدّد ہونے کا مدعی موجود نہیں ہے۔ لہٰذا حدیث نبویؐ آپؑ کے دعویٰ کی سچائی کا ثبوت ہے۔ یعنی یہ بھی ایک الٰہی تصرّف تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس صدی میں صرف ایک ہی مجدّد قائم کیا۔ پس آپؑ کے اس اعجازی دعویٰ پر معترض کا یہ سوال اٹھانا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا غیر ضروری کام کیا ہے؟ کیسا لایعنی اور بیہودہ اعتراض ہے۔

(11)

معترض کا گیارہواں اعتراض یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجدّد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ آپؑ کے مقام کی تخفیف کرتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا اگر کوئی خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرے تو اس سے آپؐ کے مقام کی تخفیف ہو جائے گی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کے بعد مجدّدین اور امتی نبی آئے مگر آپؐ کے مقام میں کوئی تخفیف نہیں ہوئی بلکہ آپؐ کے فیض میں اضافہ ہوا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ایسے دعویٰ سے کیونکر تخفیف ہو سکتی ہے۔

**الجواب:** قارئین کرام! بالکل واضح ہے کہ معترض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ کے ان فرمودات کو یا تو سمجھ نہیں سکا یا اس نے صرف اپنا بغض نکالا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے تو یہ فرمایا ہے کہ ایسا کرنے والا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کی تخفیف کرتا ہے۔ آپؒ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ اس سے آپؑ کے مقام کی تخفیف ہوتی ہے۔ تخفیف کرنا اور بات ہے اور تخفیف ہو جانا اور بات ہے۔ اس کی مثال تو ان معترضوں کے اندر ہی موجود ہے کہ یہ خلیفۃ المسیح اور مقامِ خلافت کی تخفیف کرتے ہیں مگر ان کے ایسا کرنے سے نہ تو خلیفۃ المسیح کی تخفیف

ہوتی ہے نہ خلافت کے مقامِ بلند کی۔ ہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ:

ع خودکنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اسی طرح ایک شخص اگر آنحضرت ﷺ کے منشاء کے خلاف دعویٰ نبوّت کرتا ہے تو وہ آپؐ کے مقام کی تخفیف کرنے کا مرتکب ہوتا ہے اور جھوٹے دعوای کی وجہ سے خود جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس سے آپؐ کے مقام کی تخفیف نہیں کرسکتا۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر معترض کا یہ اعتراض اس کے اپنے دماغ کا خبط ہے۔ حضورؒ کے فرمودات کا منشاء ہرگز نہیں ہے۔

جہاں تک آپؒ کے اس قول کا تعلق ہے، اس کے سیاق کو دیکھیں تو آپؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسبِ ذیل اقتباس کو پیش کر کے آپؑ کی منشاء کو کھول کر پیش فرمایا ہے کہ چونکہ آپؑ مجدّد الفِ آخر یعنی آخری ہزار سال کے مجدّد بھی ہیں۔ اس لئے آپؑ کی وصیّت اور آپؑ کے بعد اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ سلسلۂ خلافت کے مخالف کوئی مجدّد نہیں آسکتا؟ خلافت کے بالمقابل اگر کوئی مجدّد ہونے کا دعوای کرتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نافرمانی کر کے گویا آپؑ کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اور آپؑ کے مقام کی تخفیف کا ارتکاب کرتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے۔ اس لئے ضرور تھا کہ امامِ آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظلّ کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیحِ موعود کہلاتا ہے وہ مجدّدِ صدی بھی ہے اور مجدّدِ الفِ آخر بھی۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 208)

اسی طرح فرمایا:

’’اِنِّی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَةِ کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَ اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ۔ لَا وَلِیَّ بَعْدِی اِلَّا الَّذِیْ هُوَ مِنِّی وَ عَلٰی عَهْدِیْ‘‘ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 69-70)

ترجمہ: میں اسی طرح ولایت کے مقامِ ختم پر فائز ہوں جس طرح میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبوّت کے مقامِ ختم پر فائز تھے۔ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے طریق پر ہو۔

پس جو تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت اور مجدّدیت کی بیان فرمائی ہے۔ اس میں خلافت مقدّم اور حضرت ابوبکرؓ کی طرز پر محکم نظام کے ساتھ جاری ہے اور جہانتک مجدّدیت کا تعلق ہے تو وہ اس خلافتِ حقّہ میں مٹ کر چلتی ہے۔ پس مجدّدیت خلافت سے الگ کوئی چیز نہیں ہے۔ آپؑ نے دونوں کو ایک ساتھ پیش فرمایا ہے۔ یہ وہ سچی، حقیقی اور مؤیّد من اللہ تشریح ہے جس پر جماعت احمدیت میں خلافتِ حقہ کی گزشتہ پوری صدی شاہدِ ناطق ہے۔ اسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے اور یہی احمدیت کے عروج اور اسلام کے غلبہ کی ضامن بھی ہے۔ اس کے خلاف اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ آپؑ کے خلاف دعویٰ کرنے کی وجہ سے آپؑ کے مقام کی تخفیف کا مرتکب ہوتا ہے۔

باقی جہاں تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مذکورہ بالا فرمودات کا تعلق ہے، اس کی تشریح آپؒ ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

’’پہلے سلسلۂ خلافت کی ایک شاخ تو جو بعد نبی مقبول ﷺ تیرہ خلفاء و مجدّدین پر مشتمل تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ختم ہو گئی۔ اگلی صدی کے مجدّد کی ہر ایک کو تلاش کرنی چاہئے۔ لیکن ہر آنے والی صدی کے سر پر جو شخص مجدّد کی تلاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو آخری ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا چہرہ دیکھتا ہے جو آپؑ کا خلیفہ نہیں، آپؑ کے ظلّ کا نہیں وہ سچے مجدّد کا چہرہ نہیں دیکھتا۔ لیکن پہلے سلسلۂ خلافت کی دوسری شاخ اور وہ بھی خلافت راشدہ کا حصہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظلال کی شکل میں جاری ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں تم ایمان کی اور اعمالِ صالحہ کی شرط پوری کرتے رہنا تمہیں قدرتِ ثانیہ کے مظاہر یعنی خلافتِ راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔ خدا کرے کہ محض اسی کے فضل سے جماعت عقائدِ صحیحہ اور پختہ ایمان اور طیب اعمال کے اوپر قائم رہے تا کہ اس کا یہ وعدہ قیامت تک جماعت کے حق میں پورا ہوتا رہے۔‘‘

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ 27 اکتوبر 1968ء۔ ماہنامہ انصار اللہ فروری 1969ء)

کیسی صاف ستھری، سچی اور سُچی بات ہے کہ جس سے خلافت اور مجدّدیت کا ہر وعدہ بھی پورا ہو جاتا ہے اور دونوں میں سے کوئی منصب بھی کالعدم نہیں ہوتا۔ مگر تعجب ان معترضوں کی اس ہٹ دھرمی پر ہے کہ مجدّدیت کو خلافت کے ساتھ اکٹھا نہیں دیکھ سکتے؟ کیونکہ اس سے ان کے باطل اقدام پر موت واقع ہوتی ہے۔ بڑی واضح بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اگر مجدّد، محدّث، مصلح اور مسیح و مہدی وغیرہ منصبوں کے ساتھ نبی بلکہ نبیوں کا مجموعہ ہو سکتے ہیں تو مجدّدیت خلافت کے ساتھ کیوں جمع نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں تو دنیا کے مذاہبِ عالم کے موعود بھی جمع ہیں۔ قرآن و حدیث میں بیان شدہ مختلف موعود بھی آپؑ ہی کی ذات میں جمع ہیں۔ یہ سب کچھ ہوسکتا ہے مگر وا حسرتا! کہ منکرینِ خلافت کی باطل ضد کے مطابق مجدّدیت خلافت میں جمع نہیں ہوسکتی گو اس کے لئے کیسے ہی دلائل کیوں نہ موجود ہوں۔ کیسی ہی اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادتیں اور مسلسل تائیدیں اس کے شاملِ حال کیوں نہ ہوں۔

صدی کے سر پر مجدّد کے آنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ بیعتِ خلافت سے نکل کر کسی نام نہاد مجدّد کی بیعت میں داخل ہوا جائے تو قرآن کریم، احادیثِ نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات بتاتی ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خلافت قائم ہو اور کوئی اس سے متصادم الگ مجدّد بھی دعویدار ہو۔ آپؑ کے بعد خلافت قیامت تک قائم اور جاری رہے گی۔ دوسرا جو روحانی منصب خواہ محدّثیت کا ہو، مجدّدیت کا یا ولایت کا، اسی میں مل کر اور اس میں مٹ کر ہوگا۔ اس کی الگ کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بعد جب بعض اکابرین سلسلہ کے دل ٹیڑھے ہوئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی طریق اختیار کیا تھا کہ نبوّت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک پہلو کی تحریرات کو لے کر اپنی خودساختہ تشریح کا لباس پہنا کر پیش کرنا شروع کیا۔ جبکہ اسی مسئلہ کے دوسرے پہلو کو کلّیۃً ترک کر دیا۔ لہٰذا وہ نہ صرف یہ کہ خلافت کے ذریعہ جاری رہنے والی نبوّت کی برکات سے محروم ہو گئے بلکہ عملاً حضرت حنظلۃ الکاتب رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ وعید کے مظہر بھی بن گئے۔ پس ایک مومن کا کام ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تحریرات کو مجموعی نظر سے دیکھ کر ان کا صحیح مفہوم اخذ کرے۔ اس سے بھی اہم امر یہ ہے کہ وہ خلیفۃ المسیح کے بیان فرمودہ مفہوم کو تسلیم و اطاعت کے جذبہ سے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے۔ ورنہ ممکن نہیں کہ ٹھوکر سے بچ سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بعد تقدیر کے افق پر آویزاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منادی بھی پڑھتے جائیں۔ آپؒ ایسے لوگوں کو جو خلافت سے نکل کر اس سے متصادم مجدّدیت کے پیچھے سرگرداں ہیں، مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدّد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافتِ احمدیہ کے سوا کہیں اور مجدّدیت کا منہ نہیں دیکھیں گی۔ یہی وہ تجدید کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ مئی 1994ء، صفحہ 4)

اوراس کے بعد امام وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہُ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی بھی حاصل کرتے جائیں۔ خلافت کے دوبارہ قیام کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"یہ (خلافتِ راشدہ۔ناقل) جو دوبارہ قائم ہونی تھی یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ہی قائم ہونی تھی۔ پس (آنحضرت ﷺ کا۔ ناقل) یہ خاموش ہونا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا، یہ دائمی ہے اور یہ الٰہی تقدیر ہے اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا۔ یہ قدرتِ ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاءاللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تمیں سال تھی تو وہ تمیں سالہ دور آپ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق تھا اور یہ دائمی دور بھی آپ ﷺ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 مئی 2005ء)

پس یہ وہ الٰہی تقدیر ہے جو اب قائم ہو کر جاری وساری ہے جسے مٹانے پر دنیا کی کوئی طاقت قادر نہیں ہے۔ بلکہ جو اس سے ٹکرانے کی جسارت کرے گا، پاش پاش ہو جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارے نبی ﷺ نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لئے قائم کی ہے اور صاف فرمادیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف آئے گا کہ اس نے اپنے زمانے کے امام کو شناخت نہ کیا، وہ اندھا آئے گا اور جاہلیت کی موت مرے گا۔"

(ملفوظات۔ جلد5، صفحہ 102)

یہ امام الزمان کون ہیں؟ ان کی تعیین کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

"خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے ہیں اور آتے رہیں گے۔... شریعتِ محمدی میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے۔"

(ملفوظات۔ جلد10، صفحہ 262)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ ہزار سالہ میں خلافت حقہ، خلافتِ راشدہ، خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے جو اب تجدید کا ذریعہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"خلیفہ کے معنے جانشین کے ہیں جو تجدیدِ دین کرے۔ نبیوں کے زمانہ کے بعد جو تاریکی پھیل جاتی ہے اس کو دور کرنے کے واسطے جو ان کی جگہ آتے ہیں انہیں خلیفہ کہا جاتا ہے۔"

(ملفوظات۔ جلد4، صفحہ 383)

معترض نے لکھا ہے کہ وحدت کے قیام کے لئے اللہ تعالیٰ، آنحضرت ﷺ، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

یہاں تک تو اس کی بات بالکل درست ہے مگر اس سے آگے بھی تو اس کو دیکھنا چاہئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد خلافت ہی کو اس وحدت کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بلکہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب خلافت کے خلاف فتنہ پردازیاں شروع ہوئیں اور منافق آپؓ کے قتل کے دَرپے ہوئے تو آپؓ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ:

"اگر تم مجھے قتل کرو گے تو بخدا میرے بعد تم میں اتحاد قائم نہیں ہوگا اور کبھی متحد اور مجتمع ہو کر نماز نہیں پڑھ سکو گے اور نہ میرے بعد تم کبھی متحد ہو کر دشمن سے جنگ کر سکو گے۔"

(تاریخ الطبری ذکر الخبر عن قتل عثمانؓ 35 ھجری)

پس نبوّت کے بعد اس کی جانشینی میں صرف خلافت ہی ہے جو قوم کی وحدت اور اس کے اتحاد کی الٰہی ضمانت ہے۔ اب ایک ہی ذریعہ ہے امّت کی شیرازہ بندی کا، یہی وہ سامان ہے جو اللہ تعالیٰ نے مہیّا فرمایا ہے اسلام کے غلبہ کا۔ اس سے باہر اور اس کے مخالف ہر نظام باطل ہے اور مردود ہے۔ پس جو سکیم اور جو پروگرام دربارِ خلافت سے جاری ہوتا ہے وہی عند اللہ مقبول و مبروک ہے۔ جو تشریح اور جو تفسیر دفترِ خلافت سے جاری ہوتی ہے وہی حقیقی، سچی اور قابلِ عمل ہے۔

معترض چونکہ خلافت سے بغض رکھتا ہے اس لئے اسے یہ عرفان نہیں ہو سکتا کہ قرآن کریم، شریعتِ رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات، تحریرات اور فرمودات کو سب سے زیادہ سمجھنے والا خلیفہ وقت ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ آخر میں اس معترض کے استفادہ کے لئے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا ایک اقتباس پیش ہے جو بڑی توجہ اور نظر بصیرت سے پڑھنے والا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

"خلیفۂ راشد سایۂ ربّ العلمین، ہمسایۂ انبیاء مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہم پایۂ ملائکہ مُقرّبین ہے، (یہ اسجدوا لِاٰدم کی تفسیر ہے کہ اطاعت کے لحاظ سے وہ ملائکہ کا ہم پایہ ہے۔ناقل) دائرۂ امکان کا مرکز، (یعنی اسے قوّتِ تکوینی (کن فیکون کی صفت الٰہیہ) میں ایک دسترس عطا ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ آئندہ اسلام کے غلبہ کے جو بھی امکانات ہیں ان کا مرکز خلیفۂ راشد ہے۔ناقل) تمام وجوہ سے باعث فخر اور اربابِ عرفان کا افسر ہے۔ دفترِ افرادِ انسی کا سِرّ ہے۔ (افرادِ انسی کا یہ دفتر کیا ہے؟ یہ انسان کی پیدائش کی غرض وغایت ہے۔ یہ **وما خلقت الجن والانس الّا لیعبُدون** کی تفسیر ہے۔ اور اسے آیت استخلاف میں **یعبدوننی** میں بیان کیا گیا ہے۔ناقل) اس کا دلِ تجلّیٔ رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمتِ وافرہ اور اقبال جلالتِ یزداں کا پرتو ہے۔ اس کی مقبولیّت جمالِ ربّانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغِ قضا اور مہر عطیات کا منبع۔

(ع اس کے جلو میں رحمت وقہری تجلّیات
جلوہ کناں ہے اس میں خدائی، یہی تو ہے۔ناقل)

اس سے اعراض معارضۂ تقدیر اور اس سے مخالفت، مخالفتِ ربِّ قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمتگزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پُر از خلل، اور جو علم اس کی تعظیم وتکریم کے بیان میں نہ لایا گیا، سراسر وہم باطل ومحال ہے۔ جو صاحبِ کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا موازنہ کرے وہ مشارکتِ حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔ اہلِ کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعویٰ سے دستبردار رہیں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں۔

خلیفۂ راشد نبی حکمی ہے (یعنی اپنے عالی منصب کے اعتبار سے وہ نبی کے احکام کو نافذ کرتا اور جاری رکھتا ہے اس حکم کے لحاظ سے گویا وہ نبی ہے۔ناقل)۔ گو وہ فی الحقیقت پایۂ رسالت کو نہیں پہنچا لیکن منصبِ خلافت احکام انبیاء اللہ کے ساتھ منسوب ہوا۔"

('منصب امامت' از حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شہید (مترجم) ناشر حکیم محمد حسین مومن پورہ لاہور، مطبوعہ 1949ء، صفحہ 86-87)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نبوّت کی جانشینی میں منصب خلافت کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

خلافت ملّتِ بیضاء کے حق میں
حصارِ امن و ایمان و یقیں ہے

**فالحمد للہ رب العلمین**

یہ سارے خلافت کے ہی معجزے ہیں
ہمیں آسمانی ثمر مل رہے ہیں
جو اک کٹ گرا گل ہزاروں کھلے ہیں
جو اس سے لڑے خاک میں مل گئے ہیں

(مکرم نجیب اللہ ایاز صاحب)

# میرا گھر۔ میری جنت

گذشتہ شمارہ اپریل 2014 ء میں محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ''میرا گھر، میری جنت'' کے نام سے ایک مضمون تحریر فرمایا تھا، جس میں ایک مثالی احمدی گھرانے کا خاکہ پیش کیا گیا تھا، کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے ایک احمدی گھرانے کو کیسا ہونا چاہئے۔

زیرِ نظر مضامین اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں جو ایک دوست اور ان کی بیگم صاحبہ نے بھجوائے ہیں۔ محترم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق یہ مضامین بغیر نام کے شائع کئے جا رہے ہیں۔

محترم امیر صاحب نے قارئین سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے مثالی گھرانے کی عملی تصویر کو پیکر تحریر میں لائیں جو دوسروں کے لئے مشعل راہ ہو سکے۔

(ایڈیٹر)

## میرا شوہر میرا تاج

گھر کی حکمرانی کا تاج مرد کے سر پر سجایا گیا ہے۔ اس خطاب کا حقیقی اہل وہی شخص ہو سکتا ہے جو صبغۃ اللہ کا مصداق ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

''انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔''

(ملفوظات، جلد پنجم صفحہ، 418)

مجھے بھی آج اپنے شوہر کے لئے کچھ ایسی ہی گواہی دینی ہے۔

میرا شوہر ایک ایسا انسان جو عبد کامل کا پیرو بننے میں مگن، فاستبقو الخیرات میں کوشاں اور خدمتِ دین میں مصروف ہے۔ جس کے ساتھ گذارے ہوئے چند ہی سالوں نے مجھے میرے خدا کے اور قریب کر دیا۔ الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا جیون ساتھی عطا کیا ہے جس کا تصور اسلام پیش کرتا ہے، ایک رحمدل، محبت کرنے والا شوہر۔ میرا بہترین دوست۔ جس سے میں اپنے دل کی ہر بات کر سکتی ہوں۔ جس کا ساتھ مجھے خوشی اور تحفظ دیتا ہے۔ میں غلطی کرتی ہوں تو میرے ساتھ ہمدردی کرتا ہے، اداس ہوتی ہوں تو دل جوئی کرتا ہے پریشان ہوتی ہوں تو ڈھارس بندھاتا ہے۔

اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر فارغ اوقات ہمارے ساتھ گذارنے کی کوشش کرتے ہیں، ہر بات میں مجھ سے مشورہ لیتے ہیں۔ ان چیزوں کے بارہ میں جن کا مجھے کوئی علم نہیں ہوتا تو کہتے ہیں کہ اچھا پھر تم دعا کر کے مجھے بتانا، یا بس دعا کرنا اور میں سمجھتی ہوں کہ میری تربیت کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

ہمارے گھر کے تمام معاملات میں باہمی مشاورت کے بعد فیصلہ انہی کا چلتا ہے اور درحقیقت ہونا بھی ایسا ہی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو فضیلت عطا کی ہے۔ اور وہ اپنی اس ذمہ داری کو بڑی حکمت، محبت اور شفقت سے ادا کرتے ہیں اور انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔

اس بات کا ذکر کر کے میں اپنے شوہر کی شخصیت کے جس پہلو کو سامنے لانا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ مجھے ان کی ذات پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے کہ یہ کسی بھی معاملہ میں میرے حق میں کمی نہیں کریں گے۔ مجھے اپنے حقوق لینے کے لئے کسی قسم کی بحث یا تکرار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ الحمدللہ

نیک اور متقی شریک زندگی کا ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ سچ کہوں تو ان کی وجہ سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ اور آنحضور ﷺ کی محبت روز بروز ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ ہمیشہ آنحضور ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو احسانات آنحضور ﷺ نے عورتوں پر کئے ہیں وہ کسی تفصیل کے محتاج نہیں۔ جب بھی میری نظر سے کوئی ایسی حدیث جو خواتین کے حقوق سے متعلق ہو، گزرتی ہے تو میں بڑی خوشی کے ساتھ اُن کو جا کر سناتی ہوں۔ کیونکہ مجھے پتہ ہوتا ہے کہ اب اس معاملہ میں بھی یہ میرا پہلے سے بھی بڑھ کر خیال رکھیں گے۔

ایک اور اچھی بات جو میں نے ان سے سیکھی ہے وہ یہ ہے کہ کسی بھی دنیاوی مجبوری کے لئے نماز کو مختصر نہیں کرنا چاہئے۔ جتنا بھی ضروری کام ہو نماز کو اختتام تک تسلی اور نہایت سکون سے ادا کرتے ہیں۔ زیرِ لب ذکر الٰہی کثرت سے کرتے ہیں اور انہیں دیکھ کر میرے دل میں بھی اس طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کو دین و دنیا میں نمایاں مقام عطا فرمایا ہے لیکن یہ شخص خاک نشینوں میں سے ہے۔ کبھی تو خاص طور پر وقت نکال کر مسجد کی صفائی کے لئے گھر سے نکلتے دیکھا تو کبھی اکیلے مسجد کے واش روم سے بہتا ہوا پانی اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے دیکھا۔ کسی بھی بات کو اپنی انا کا مسئلہ نہیں بننے دیتے اُن کا دل صاف، زبان پاکیزہ اور طرزِ عمل قابلِ تعریف ہے۔

ایک بیٹی کے دل میں اپنے والدین کی محبت کا سمندر موجزن رہتا ہے اور میرے شوہر میرے ان جذبات کا بھی خیال رکھتے ہیں، میرے والدین سے حُسنِ سلوک کرتے ہیں اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ اس صلہ رحمی کی وجہ سے میرے والدین بھی اپنے داماد کے لئے بہت دعائیں کرتے ہیں۔

جو حقوق اسلام عورت کو دیتا ہے وہ دنیا کے تمام مذاہب مل کر بھی نہیں دے سکتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی جنتوں کے سامان پیدا کئے ہیں اور ایک خوشگوار عائلی زندگی اور پر سکون گھرانہ اس کی بہترین مثال ہے۔

یہ مضمون میں نے تحدیثِ نعمت کے طور پر پیش کیا ہے۔ قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری خوشیوں کو قائم و دائم رکھے اور اپنی رضا کی جنتوں سے نوازے۔ آمین۔

ہمارے گھر کے رستے میں کہکشاؤں کا بسیرا ہے
نور ہی نور ہے ہر سُو، رہتا رات بھر سویرا ہے

## میری بیوی میری جنت

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی جنت کے سامان اس دنیا میں بھی مہیا کئے۔ بے شمار سلام اور درود ہوں پیغمبر خدا ﷺ پر جنہوں نے انسان کو عملی رنگ میں ان جنتوں کے پانے کی راہیں بتائیں۔ لاتعداد فضل اور برکتیں نازل ہوں مسیح الزمان علیہ السلام پر جنہوں نے از سرِ نو یہ جنتیں بنی نوع انسان کے لئے ممکن بنا دیں۔

اپنے گھر کا رخ کرتے ہی اُس جنت کا تصور ذہن میں آنے لگتا ہے اور خوشی وانبساط کی کرنیں دل کو منور کر دیتی ہیں۔ زبان پر یہ شعر جاری ہو جاتا ہے۔

گر فردوس بروئے زمین است
ہمیں است وہمیں است وہمیں است

یعنی اگر جنت اس زمین پر موجود ہے تو یہی ہے، یہی ہے، یہی ہے۔

آیئے آج آپ کو اپنے گھر کی سیر کراؤں اور اُس انسان سے متعارف کراؤں جو میرے گھر کے آرام اور سکون کا ضامن ہے۔ یہ وجود کوئی اور نہیں بلکہ میری بیوی ہے۔

میری بیوی اسلام، احمدیت کے اصولوں پر عموماً عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لئے دعا کرنا اُس کا شیوہ ہے اور وہ میرے لئے بھی بہت دعائیں کرتی ہے۔ میری ذرا سی پریشانی دیکھ کر وہ اپنے رب کے حضور سر بسجود ہو جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی مسنون دعاؤں کی طرف بھی مجھے اکثر اوقات توجہ دلاتی ہے۔ اُس کی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو یہی ہے کہ اپنے تمام معاملات دعا سے چلاتی ہے۔ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے، میں خاص طور پر صبح ہی اُسے دعا کے لئے کہہ دیتا ہوں اور پھر اُسی وقت تسلی ہو جاتی ہے کہ اب سارا دن دعاؤں سے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرے گی۔

میں اکثر اپنی بیوی کو خوشگوار حقیقت کے طور پر کہتا ہوں کہ تمہاری والدہ نے بس تمہیں ایک ہی بات سکھائی ہے کہ اپنے خاوند کی ہر بات میں پیروی کرنی ہے۔ اگر سوچا جائے تو ایک ماں کی طرف سے اپنی بیٹی کی عائلی زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے یہ نسخہ بہت مدد و معاون اور بہترین جہیز ہے۔ میری خوشدامن اور خسر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک اور شریف انسان ہیں۔ رشتہ طے ہونے سے لے کر اب شادی کے چند سال گزرنے کے بعد تک میرے معاملات میں اُن کا ایک ہی اصول ہے کہ ’’جیسے ہمارے داماد کی مرضی‘‘۔ ان کا یہ رویہ مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بھی اُن کی خوشی کے سامان پیدا کروں۔ وہ میری بیوی کو اکثر تاکید کرتے رہتے ہیں کہ گھر صاف ستھرا ہونا چاہئے، کھانا داماد کی پسند کا پکا ہو، اپنے شوہر کے آرام اور مکمل خوشی کا خیال رکھا کرو۔

یہ باتیں لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ میری جنت بنانے میں اُن کی تربیت کا بھی بہت ہاتھ ہے، جو انہوں نے اپنی بیٹی کی کی۔ اور اب بھی ضرورت کے مطابق کرتے رہتے ہیں۔ وہ میرے لئے انتہائی مخلص ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بہترین جزاء دے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

میری رفیقہ حیات کی یہ کیفیت ہے کہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو میری بیوی اپنی دلکش مسکراہٹ کے ساتھ خوش آمدید کہنے کے لئے دروازے پر ہی موجود ہوتی ہے۔ اُسے دیکھتے ہی میری تھکان دور ہو جاتی ہے۔ میرے گھر میں مسکراہٹیں بکھیرنا اُسی کے مرہون منت ہے۔

گھریلو معاملات کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دیتی ہے۔ ہر چیز وقت پر تیار ہوتی ہے۔ میرے وقت کو بچانے کے لئے گھر کے سودا سلف وغیرہ کے تمام انتظامات خود کرتی ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ گھر پر کون سی چیز موجود ہے اور کون سی چیز ختم ہوگئی ہے۔ کسی بھی کھانے کو اس وقت تک بہتر بناتی رہتی ہے جب تک عین میری پسند کا نہ ہو جائے۔ مردوں کو اپنی ماؤں کے کھانے مرغوب ہوتے ہیں، میری پسند کی خاطر ایسے کھانوں کو میری والدہ کے پاس کھڑے ہو کر سیکھتی ہے تاکہ عین میری پسند کے مطابق کھانا بنائے۔ کھانے کا جو بہترین حصہ ہوتا ہے وہ بااصرار میرے برتن میں ڈال دیتی ہے۔ اگر میں گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے لگوں تو بااصرار روک دیتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ کام میرے ہی کرنے کے ہیں۔

اکثر سلیقہ شعار اور اطاعت گزار خواتین کی پسندیدہ عادت کے مطابق اپنے سے زیادہ میرے لئے شاپنگ کرنا پسند کرتی ہے۔ اپنی کوئی بات منوانے میں مجھے کبھی کسی پریشانی یا دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ میری جائز ہاں میں ہاں ملانا اُس کی فطرت ثانیہ بن چکا ہے اور اگر جائز اختلاف کرنا ہو تو وہ بھی بحث کی بجائے حکمت سے کرتی ہے۔ ہر وہ شخص جو مجھے عزیز ہے اُس کو وہ بھی عزیز رکھتی ہے۔ جس میں مقدم میری والدہ ہیں۔ میری والدہ کا بہت عزت واحترام کرتی ہے۔ اُن کو ہر طرح کا آرام پہنچانے کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اور یہ کام کسی بناوٹ یا تکلف سے نہیں بلکہ اپنی خوشی سے کرتی ہے۔ صرف میری والدہ کے ساتھ ہی نہیں بلکہ میرے تمام عزیز رشتہ داروں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے۔ اس کی ان اچھی عادات کی وجہ سے جب میں خوشی کا اظہار کرتا ہوں تو پہلے سے زیادہ نیکی کی راہوں پر چلنے کی کوشش کرتی ہے۔

ان تمام برکتوں کا سرچشمہ اسوۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسوۂ مسیح موعود علیہ السلام کی متابعت، خلافت کی برکت اور احمدیت کا فیض ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور برکتوں کو ہمارے لئے ہمیشہ موسلا دھار بارش کی طرح برساتا رہے۔

## اصل خزانہ گھر میں ہے

### مکرم عبیداللہ علیم مرحوم

باہر کا دھن آتا جاتا اصل خزانہ گھر میں ہے
ہر دُھوپ میں جو مجھے سایہ دے وہ سچا سایہ گھر میں ہے

پاتال کے دُکھ وہ کیا جانیں جو سطح پہ ہیں ملنے والے
ہیں ایک حوالہ دوست مرے اور ایک حوالہ گھر میں ہے

مری عمر کے اک اک لمحے کو میں نے قید کیا ہے لفظوں میں
جو ہارا ہوں یا جیتا ہوں وہ سب سرمایہ گھر میں ہے

تو ننھا مُنا ایک دیا، میں ایک سمندر اندھیارا
تُو جلتے جلتے بجھنے لگا اور پھر بھی اندھیرا گھر میں ہے

کیا سوانگ بھرے روٹی کے لئے عزت کے لئے شہرت کے لئے
سُو شام ہوئی اب گھر کو چلو کوئی شخص اکیلا گھر میں ہے

اِک ہجر زدہ بابل پیاری ترے جاگتے بچوں سے ہاری
اے شاعر کس دنیا میں ہے تُو تری تنہا دنیا گھر میں ہے

دُنیا میں کھپائے سال کئی آخر میں کھلا احوال یہی
وہ گھر کا ہو یا باہر کا ہر دُکھ کا مداوا گھر میں ہے

# خلافت علیٰ منہاج نبوّت کی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(سورۃ النور 24: 56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ پر اردو ترجمہ قرآن میں تشریحی نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس آیت کو آیت استخلاف کہا جاتا ہے جس میں یہ بات ظاہر فرمائی گئی ہے کہ جس طرح خدا نے پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری فرمائے گا اور وہ خلافت نبی کے نور کو لے کر آگے بڑھے گی۔ اور ہر دفعہ جب کوئی خلیفہ گزرے گا تو جماعت کو ایک خوف کا سامنا کرنا پڑے گا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خلافت کی برکت سے امن میں بدل جائے گا۔ پس سچی خلافت کی نشانی یہ ہے کہ وہ مومنوں کی جماعت کو بدامنی سے امن کی طرف لے کر آئے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں یہی فرمایا ہے کہ ایک نبی یا خلیفہ کے گزرنے کے بعد وقتی طور پر یہی محسوس ہوتا ہے کہ اب دشمن اس نور کو بجھا دے گا لیکن آیت استخلاف میں قطعی وعدہ ہے کہ دشمن ہر دفعہ ناکام رہے گا۔ نبوت کی آمد کا مقصد دنیا میں توحید کا قیام ہے۔ چنانچہ خلافت حقّہ کی بھی یہی نشانی رکھی ہے کہ اس کا آخری مقصد توحید کا قیام ہوگا۔“

(قرآن کریم اردو ترجمہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ؒ تشریحی نوٹ سورۃ النور آیت 56 صفحہ 606)

سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 273، مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر، کنز العمال، جلد 6، حدیث نمبر 15114، صفحہ 121)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 582 وکنز العمال، جلد 11 صفحہ 476، حدیث نمبر 32246)

ترجمہ: فرمایا کوئی نبوت ایسی نہیں جس کے بعد خلافت نہ ہو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ خلافت کا وجود نبوت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے متعلق فرماتے ہیں:

”خلافت وہ ری فلیکٹر ہے جو نبوت اور الوہیت کے نور کو لمبا کر دیتا ہے اور اسے دور تک پھیلا دیتا ہے۔ پس اس آیت (النور 24: 36) میں اللہ تعالیٰ نے خلافت۔ نبوت اور الوہیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہمارے نور کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بتی کا شعلہ وہ ایک نور ہے جو دنیا کے ہر ذرہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ مگر جب تک وہ نبوت کے شیشہ میں نہ آئے لوگ اس فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔“

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 321)

پھر فرمایا:

”پس خلافت ایک الٰہی انعام ہے۔ کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے۔ وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ایک ذریعہ ہے جو اس کو مٹانا چاہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں وہ ایک وعدہ ہے جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی مومنوں کے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہے۔“

(تفسیر کبیر، جلد 6، صفحہ 330)

خلافت کی عظمت اس کی غرض و غایت کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی

انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ خلافت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادت القرآن۔روحانی خزائن،جلد6،صفحہ353)

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن،جلد20،صفحہ67)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔اور تمہیں دکھادے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔''

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن،جلد20،صفحہ305-306)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''قدرت ثانیہ'' کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس جگہ قدرتِ ثانیہ سے ایک تو وہ تائیداتِ الٰہیہ مراد ہیں جو مومنوں کے شاملِ حال ہوا کرتی ہیں اور دوسرے وہ سلسلۂ خلافت مراد ہے جو نورِ نبوت کو ممتد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے۔'' (تفسیر کبیر۔جلد7،صفحہ426)

خدائے واحد و یگانہ کی طرف سے آنے والا سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق غلامِ صادق اپنے مفوضہ امور کی احسن رنگ میں انجام دہی کے بعد زندگی کے آخری دن یعنی 26 مئی 1908ء کو دریافت فرماتا ہے کہ صبح کا وقت ہو گیا ہے؟عرض کیا گیا حضور ہو گیا ہے۔آپ نے نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔مگر جب بھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ ''اللہ میرے پیارے اللہ'' سنائی دیتے تھے۔اور ضعف لحظہ بہ لحظہ بڑھتا جاتا تھا۔قریباً ساڑھے دس بجے دو ایک لمبے لمبے سانس آئے۔روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔اور خدا کا برگزیدہ،قرآن کا فدائی،اسلام کا شیدائی،محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق اور دینِ محمدیؐ کا فتح نصیب جرنیل جس نے اپنی پوری عمر علمی و قلمی جہاد کی قیادت میں بسر کی تھی،اپنے اہل بیت اور اپنے عشاق کو سوگوار اور افسردہ چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت،جلد2،صفحہ541-542)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سب سے بڑا کام جو سلسلہ کے مقتدر بزرگوں نے اس وقت کیا وہ خلافت کے لئے حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کا انتخاب تھا۔چنانچہ جماعت کے دوست اکٹھے ہوئے اور مشورہ ہوا تو سب کی نظریں حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی طرف اُٹھیں۔چنانچہ جب متفقہ فیصلہ ہو چکا تو اکابر سلسلہ حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کے مکان پر حاضر ہوئے۔اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کے لئے درخواست پیش کی۔آپ نے کچھ تردّد کے بعد فرمایا۔''میں دعا کے بعد جواب دوں گا۔'' چنانچہ وہیں پانی منگایا گیا۔آپ نے وضو کیا اور نماز نفل ادا کی۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا چلو ہم سب وہیں چلیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔چنانچہ حضرت مولوی صاحبؓ کی معیت میں تمام حاضرین باغ میں پہنچے۔حضرت مولوی صاحب نے وہاں درد انگیز تقریر فرمائی اور دوستوں کے اصرار پر آپ نے بیعت لی۔اس طرح 27 مئی 1908ء کو باغ میں قریباً بارہ سو احباب نے بیعت کی۔صدر انجمن کی طرف سے جماعتوں کو الحکم کے ذریعہ اطلاع دی گئی۔

(تاریخ احمدیت،جلد2،صفحہ555،557)

اس طرح سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی ''خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ'' کا ظہور ہوا۔

اس خلافت کے بارے میں سیدنا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فَاِنْ رَاَیْتَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَالْزِمْہُ فَاِنْ نُھِکَ جِسْمُکَ وَ اُخِذَ مَالُکَ فَاِنْ لَمْ تَرَاہُ فَاھْرُبْ فِی الْاَرْضِ وَلَوْ اَنْ تَمُوْتَ وَ اَنْتَ عَاضٍ بِجِذْلِ شَجَرَۃٍ۔

(مسند احمد بن حنبل،جلد5،صفحہ403 مطبوعہ بیروت (المستدرک علی الصحیحین،جلد4،صفحہ433)

ترجمہ:پس اگر تو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اسے مضبوطی سے پکڑ لینا۔اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے اور اگر تو اسے نہ دیکھے تو زمین میں نکل جا۔خواہ تمہیں موت آجائے اس حال میں کہ تمہیں درختوں کی جڑیں کھانی پڑیں۔

مستدرک کی حدیث مبارکہ میں فاسمع اور واطع کے الفاظ بھی ہیں یعنی غور سے سُن اور کامل اطاعت کر۔

ان احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام ہو جائے تو پھر اس خلافت کی اطاعت کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا ہمیں خدائے واحد و یگانہ کی آواز خلیفہ کے منہ سے سُننے کو ملے۔ہماری بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے دل،ہمارے کان،ہماری سوچ اور ہماری نظریں دربارِ خلافت کی طرف لگی رہیں۔دربارِ خلافت سے آنے والی ہر آواز کو غور سے سُنیں اور من وعن کامل اطاعت کرتے ہوئے کمربستہ ہو جائیں ورنہ پھر خلافت کے بغیر روحانی موت یقینی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔‘‘ (درس القرآن 1921ء)

نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کی ضرورت و اہمیت اور عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے۔ جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافتِ حقہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو۔ تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہاں میں بھی اُونچا کرے۔ تا مرگ اپنے وعدوں کو پورا کرتے رہو۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 20 مئی 1959ء)

سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اس وقت جو روحانی سلسلۂ خلافت اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مہدی معہود کی بعثت کے بعد جاری ہؤا یہ سلسلۂ خلافت دنیا کو امتِ واحدہ بنانے کے لئے قائم ہوا ہے۔‘‘

(خطبات ناصر، جلد 5، صفحہ 438)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’پس خلافت ایک نعمت ہے اگر آپ اس کی قدر کریں گے اگر آپ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے تو اس میں آپ کی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔‘‘

(خطبات ناصر، جلد 2، صفحہ 925)

پھر خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہ خوشخبری ملی ہے کہ دامنِ خلافت کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرتا چلا جائے گا اور اپنے فضل تم پر نازل کرتا چلا جائے گا مثلاً خلافت کی جو قدر پہلے صحابہؓ نے کی وہی قدر جماعت کو کرنی چاہئے۔‘‘ (خطبات ناصر، جلد 3، صفحہ 293)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’جماعت کی زندگی کی روح خلافت میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا خاص سایہ ہے۔ ... منصب خلافت کو خدا تعالیٰ نے ایک برکت بخشی ہے اور اس کے ساتھ جماعت کا ایک ایسا تعلق پیدا کیا ہے کہ وہ لا مثال ہے ساری دنیا میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔‘‘

(خطبات طاہر، جلد 7، صفحہ 111)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آپ لوگ مضبوطی کے ساتھ خلافت کی رسی کو پکڑ لیں اور کسی قیمت پر اس رسی سے الگ نہ ہوں۔ ... اگر ایک امّتِ واحدہ بننا ہے اور اس ساری صدی میں ساری دنیا کو امّت واحدہ میں تبدیل کرنا ہے تو حبل اللہ کو اس طرح پکڑیں جس طرح اوّل حبل اللہ کو صحابہؓ نے پکڑا تھا اور جب وہ حبل اللہ جدا ہونے والی تھی تو بعد میں آنے والی حبل اللہ کی پیشگوئی کی گئی اور اسی پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کے طور پر پیش کیا ہے۔‘‘ (خطبات طاہر، جلد 8، صفحہ 350-353)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔ یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔ اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔ اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو دین حق کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں۔ اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبہ کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کمتر نظر آئیں۔ امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کے لئے ہر قسم کے فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کے لئے ایک ڈھال ہے۔ ... پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامیں رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 23 مئی 2003ء، صفحہ 1)

پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دے اور اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھے کہ اس کی ساری ترقیات اور کامیابیوں کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی ہے۔ وہی شخص سلسلہ کا مفید وجود بن سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ جب تک آپ کی عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت رہیں گی اور آپ اپنے امام کے پیچھے پیچھے اس کے اشاروں پر چلتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت آپ کو حاصل رہے گی۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 30 مئی 2003ء، صفحہ 2)

محبت کے جذبے وفا کا قرینہ
اخوت کی نعمت ترقی کا زینہ
خلافت سے ہی برکتیں ہیں یہ ساری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دائمی نعمت خلافتِ احمدیہ سے وابستہ تمام تر رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

## خلافت کی برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بہر حال خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جماعت کی راہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہوں۔ پس ہر ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے ... کہ لغویات اور فضولیات میں نہ پڑیں۔ اور استحکام خلافت کے لئے دعائیں کریں تا کہ خلافت کی برکات آپ میں ہمیشہ قائم رہیں۔‘‘

(خطبات مسرور، جلد 3، صفحہ 320)

# حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات کی اہمیت وافادیت اور برکات وفیوض

## اس نعمت کا شکر کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں:

’’چاہئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ۔ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ ... تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آسکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر ازدیاد نعمت ہوتا ہے۔ لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم (سورۃ ابراھیم 14:8)۔‘‘

(خطبات نورؓ صفحہ 131)

## جماعت کا ہر فرد پہلے شاگرد ہے پھر استاد

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں، ہر تقریر جو میں کرتا ہوں اور ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اُسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے اِن باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کیلئے ہیں ان کا عملی امتحان اُس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔‘‘

(خطابات شوریٰ۔ جلد2، صفحہ 21)

## خدا تعالیٰ کی رضا اور محبت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ فرماتے ہیں:

’’مختلف طبیعتیں ہیں مختلف تربیتی دوروں میں سے انسان گزرتا ہے اور خلیفہ وقت اور امام وقت کا یہ کام ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت کو ترتیب کے مقامات میں سے درجہ بدرجہ آگے ہی آگے لئے جاتا چلا جائے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی محبت انہیں بہت زیادہ مل جائے۔‘‘

(خطبات ناصرؒ۔ جلد2، صفحہ 135)

## خلیفۂ وقت کی زبان کا غیر معمولی اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ فرماتے ہیں:

’’خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر نصیحت عمل نہیں کر رہی ہوتی لیکن جب خلیفۂ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کر دیتا ہے۔‘‘

(خطبات طاہرؒ۔ جلد2، صفحہ 2)

## سَمِعنَا وَاَطَعنَا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفۂ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفۂ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 9 جون 2006 از خطبات مسرور۔ جلد4، صفحہ 288)

## اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’خلیفہ کے مقابل پر کوئی شخص بھی چاہے وہ کتنا ہی عالم ہو کم حیثیت رکھتا ہے کیونکہ جماعت کی رہنمائی اور بہتری کے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ سے ایسے الفاظ نکلوا دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق ہوں۔‘‘

(خطبات مسرور۔ جلد نمبر3، صفحہ 320)

## نسلوں کی بقاء کی ضمانت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اگر خلیفہ وقت کی باتوں پر کان نہیں دھریں گے تو آہستہ آہستہ نہ صرف اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضلوں سے دور کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی دین سے دور کرتے چلے جائیں گے۔‘‘

(خطبات مسرور۔ جلد8، صفحہ 191)

## ہر احمدی مخاطب ہے

پھر فرمایا:

’’ہر خطبہ کا مخاطب ہر احمدی ہوتا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں رہتا ہو۔‘‘

(خطبات مسرور۔ جلد8، صفحہ 188، 189)

ساتویں اور آخری قسط

# ہفت بندِ مظہر

## در بیانِ مظالمِ 1974ء

غارت گری، زِ غارتِ بغدادؔ بر گُزشت    ہر عہد و ہر وثیقہ و پَیمان سوختند

تباہی بربادی بغداد کی تباہی و بربادی سے بھی بڑھ گئی    انہوں نے تو ہر ایک میثاق اور عہدوپیمان کو آگ لگادی

(ترجمہ از رانا منظور احمد۔ بیت الاسلام لائبریری۔ کینیڈا)

محمد احمد مظہر

18 دسمبر 1982ء

### مختصر تعارف

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحبؓ ایڈوکیٹ (1896ء۔1993ء) امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد (1948ء۔1993ء) حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقرر فرمودہ تادم آخر (1957ء۔1993ء) مجلس وقفِ جدید کے صدر رہے نیز 1964ء اور 1965ء میں مجلس مشاورت مرکزیہ ربوہ کی صدارت فرمائی۔

اسی طرح حضرت شیخ صاحبؓ ممبر بورڈ فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ، صدر مجلس افتاء، صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی 1974ء تا اختتام 23 مارچ 1990ء رہے۔ 1974ء میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والے نمائندہ وفد میں شمولیت، وکلاء کے پینل کی سر براہی، عالمی شہرت یافتہ ماہرِ لسانیات، مسیح موعود علیہ السلام کے عربی کے ام الالسنہ ہونے کے آسمانی انکشاف کی تائید و تصدیق میں دنیا کی 51 زبانوں کی مکمّل لغات کو واپس عربی مادّوں تک پہنچانے کا عظیم الشان کارنامہ انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپؓ کو 1992-1993ء میں انٹرنیشنل مین آف دی ایئر کا عالمی اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت شیخ صاحبؓ فارسی کے قادرالکلام شاعر اور متبحّر عالم تھے۔ آپؓ کا منظوم فارسی کلام ''دردودرماں'' کے نام سے شائع ہوا۔

نوٹ: ہفت بند مظہر پانچ قسطوں میں بالترتیب ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا جنوری تا مئی 2014ء شائع ہوا ہے۔

### بندِ ہفتم

#### اِستقبالِ اِستقبال

خوش آئند مستقبل کو خوش آمدید

یاراں خَبَر شوَید و، جہاں را خَبَر کُنید
احباب آگاہ رہیں اور دنیا کو بھی خبر دے دیں

تبلیغِ دِینِ ختمِ رُسل، تیز تر کُنید
حضرت خاتم الرسل صل اللہ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ کی رفتار مزید تیز کریں

شب ہائے ما سَحَر شُدو، منزل بسے قریب
ہماری راتیں اب صبح میں تبدیل ہو رہی ہیں اور منزل بہت قریب ہے

اِیثارہا، زِ پیشتر ہم بیشتر کُنید
اس لئے جاں فشانیاں بھی پہلے سے بڑھ کر کریں

تَوحیدِ ایزدی، چو شَوَد عالَم آشکار
توحیدِ خداوندی جب کل عالم پر روشن ہو جائے گی

اِسلام را چو کامگر، در بحر و بر کُنید
جب دینِ اسلام کو خشکی اور تری پر غالب کر لو گے

روز یکہ، ربِّ ذُوالْمِنَنْ سَطْوت بما دہد

جس دن کہ محسن آقا ہمیں شوکت و طاقت عطا فرمائے گا

روز یکہ، ہر مُخالفت را، پے سِپَر کُنید

جس روز کہ تم ہر مخالفت کو پامال کر دو گے

روز یکہ، ہر شہید را ہم یاد آورید

جس روز کہ ہر شہید کو بھی یاد کروگے

روز یکہ، آستین ہا، از گریہ تر کُنید

جس روز کہ آنسوؤں سے اپنی آستینیں تر کر لو گے

روز یکہ، حق در آید و، باطل فرا رَوَد

جس روز کہ حق آ جائے گا اور باطل رخصت ہو جائے گا

روز یکہ، خیر مقدمِ فتح و ظفر کُنید

جس روز کہ آپ فتح و کامرانی کا خیرمقدم کریں گے

آئینہ وار، سینہ ہا، باید، زِ کینہ پاک

آئینہ کی طرح سینے اس روز کینہ سے پاک ہونے چاہئیں

ہاں، پیرویِ اُسوۂِ خیرالبشرؐ کُنید

ہاں حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کی پیروی کریں

ہر چند، جَور و جبر ہا، بُود است بے حساب

اگرچہ ظلم اور زیادتیاں شمار سے باہر ہیں

ہر چند، مُشکلیست کہ خُونے ھَدَر کُنید

اگرچہ خون کو بے بدلہ رہنے دینا (بہت) مشکل ہے

اِحسان و عفو، شیوۂِ مردانِ رہ بُوَد

(مگر) احسان و درگزر کرنا ہی خدا والوں کا شیوہ ہوتا ہے

ظُلمے کہِ رفت رفت، از و در گُزر کُنید

جو ظلم گزر گیا۔سو گزر گیا۔اُس سے درگزر کریں

"اے دِل، تو نیز خاطرِ ایناں نگاہدار"

اے دل تو ان کی دلداری بھی پیشِ نظر رکھ

اندرز ہائے مہدیِٔ دوراں نگاہدار

اس زمانہ کے امام مہدی علیہ السلام کی نصیحتوں کو مدِ نظر رکھ۔

# جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اڑتیسواں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 20 تا 22 جون 2014ء ایئر پورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، ٹورانٹو میں منعقد ہو رہا ہے۔

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔

چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اس جلسہ سالانہ میں نماز تہجد اور پانچوں نمازیں با جماعت ادا کی جاتی ہیں اور علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامران فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

نیز آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

شاہد منصور

افسر جلسہ سالانہ

# رحمٰن خدا کے بندے کون ہیں

مکرم مولانا سید شمشاد احمد ناصر صاحب

## عبادالرحمان کی علامات

اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں فرماتا ہے کہ:

برکت والی ہے وہ ہستی جس نے آسمان میں ستاروں کے ٹھہرنے کے مقام بنائے ہیں اور اس میں چمکتا ہوا چراغ اور نور دینے والا چاند بنائے ہیں۔

وہی ہے جس نے رات کو اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا ہے اس شخص کے فائدہ کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گذار بندہ بننا چاہے۔

اور رحمان کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

اور وہ لوگ بھی جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گذار دیتے ہیں۔

اور وہ رحمان کے بندے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔ دوزخ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی بری ہے اور وہ اللہ کے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

اور وہ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی جان کو جسے اللہ نے حفاظت بخشی ہو قتل کرتے ہیں سوائے شرعی حق کے۔ اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کام کرے گا وہ اپنے گناہ کی جزا کو دیکھ لے گا۔

قیامت کے دن اس کے لئے عذاب زیادہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ رہتا چلا جائے گا سوائے اس کے جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے۔

پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے۔''

(سورۃ الفرقان 25:62-72)

ان آیات کریمہ میں عبادالرحمان کی چند علامات بیان کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ زمین پر آرام سے چلتے ہیں یعنی تکبر، غرور، گھمنڈ نہیں کرتے۔ مسکینی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

۲۔ جاہل سے مخاطب ہونے پر ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بلاوجہ ان کے ساتھ گفتگو کر کے نہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ کج بحثی میں پڑتے ہیں۔

۳۔ خدا کے حضور راتوں کو باقاعدگی سے قیام کرتے ہیں یعنی تہجد کی نماز میں باقاعدہ ہوتے ہیں۔

۴۔ تہجد کے وقت اور دعاؤں کے علاوہ جہنم کے عذاب سے بچنے کی بھی دعا کرتے رہتے ہیں۔

۵۔ اخراجات میں کفائت شعاری سے کام لیتے ہیں۔ یعنی نہ ہی خرچ میں اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل کرتے ہیں۔ بلکہ خدا کی راہ میں زیادہ خرچ کرتے ہیں۔

۶۔ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔

۷۔ کسی کو قتل نہیں کرتے

۸۔ نہ ہی زنا کرتے ہیں۔ قتل کرنے والا اور زنا کے جرم کا ارتکاب کرنے والے سزا پائیں گے۔

۹۔ ایسے لوگوں کو قیامت کے دن دگنا عذاب ملے گا اور ذلت و رسوائی بھی ان کی ہوگی۔

۱۰۔ ہاں توبہ کرنے والے کو خدا بخش دے گا۔ توبہ کے بعد صحیح اور سچا ایمان اور پھر اعمال صالحہ کی بجا آوری اگر ہوگی تو خدا ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔

پس یہ خوبیاں اپنانی چاہئیں۔ صحیح طور پر عبادالرحمان بننا چاہئے، صرف گفتار کا غازی انسان نہ بنے بلکہ کردار کا غازی بنے۔

## آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک

آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا:

سب سے بری جگہیں بازار (شاپنگ سینٹر) ہیں اور سب سے بہتر جگہیں مساجد یعنی بیوت اللہ عبادت کی جگہیں ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

## فتویٰ دینے میں صحابہؓ کی احتیاط

حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلی تابعی کا بیان ہے کہ میں نے اس مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں ایک سو بیس صحابہؓ کو اس حال میں پایا ہے کہ جب ان میں سے کسی سے حدیث یا کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ میرے علاوہ دوسرے بھائی سے دریافت کر لیتا تو اچھا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ان میں سے کسی سے دریافت کیا جاتا تو وہ سائل کو دوسرے کے پاس بھیج دیتا اور وہ تیسرے کے پاس اور تیسرا چوتھے کے پاس۔ حتی کہ وہ سائل گھوم پھر کر پھر اسی کے پاس پہنچ جاتا تھا جس سے سب سے پہلے دریافت کیا گیا تھا۔

حضرت انسؓ سے جب سوال کیا جاتا تو فرماتے تھے کہ ہمارے سردار حسن (بصری) سے معلوم کر لو۔ اور جب حضرت عباسؓ سے مسئلہ دریافت کیا جاتا تو فرماتے کہ حارثہ بن زیدؓ سے معلوم کر لو۔ اور جب حضرت ابن عمرؓ سے سوال ہوتا تو فرماتے کہ

سعید بن المسیب سے معلوم کرلو۔

احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت امام مالکؒ سے ایک بار ۴۸ مسائل دریافت کئے گئے تو صرف ۴ کا جواب دیا اور باقی ۴۲ کے بارے میں فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

عالم و مفتی کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اگر مسئلہ بتانے میں بھول چوک ہوگئی اور غلط بتا دیا تو علم ہوتے ہی فوراً رجوع کرلے۔ یعنی غلطی کا اقرار کرلیوے اور جس کو بتایا تھا اس کو غلطی سے باخبر کر دے۔

میں نے جب یہ باتیں پڑھیں تو میرا ذہن فوراً وطن عزیز کے علماء کی طرف چلا گیا۔ کہ وطن عزیز میں تو فتووں کی اتنی ارزانی ہے کہ کیا بتاؤں۔ ہر شہر کا اور ہر محلے کے ہر گلی کی مسجد کا مولوی۔ مفتی دین کہلاتا ہے۔ اور وہ فتویٰ صادر کرنے میں نہ دیر کرتا ہے اور نہ ہی دریغ کرتا ہے بلکہ فتووں کی طرز کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ ہر فتویٰ کی تان نکاح ٹوٹنے پر آن پڑتی ہے۔ کہ نکاح ٹوٹ گیا۔ خدا جانے پڑھانے والے نے کس طرح کچا نکاح پڑھایا کہ کچھ اور ہو نہ ہو، نکاح ضرور توڑ دیا جاتا ہے۔ آج کل تو پولیو کے قطروں کو بھی حلال اور حرام ہو جانے کا فتویٰ بعض علماء و مفتیان کرام نے دے دیا ہے! العجب۔ جب تک قوم ملا ازم سے نہیں نکلتی یہ مسائل اور مصائب کی دلدل میں پھنسی رہے گی۔ فَتَدَبَّرُوْا وَتَفَکَّرُوْا۔

## خاموشی کی ضرورت اور فضیلت

بخاری شریف میں آنحضرت ﷺ سے ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ خیر کی بات کرے یا خاموش رہے۔

یہ باتیں بھی مومنین کی علامات میں سے ہیں۔ یعنی مہمان کا اکرام اسکی ضیافت اور مہمانی کرنا اپنے ہمسایہ کو کسی قسم کی بھی تکلیف نہ دینا۔ اور ایک یہ خوبی کہ وہ خیر کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

وطن عزیز میں تو ہمسایوں کے گھروں کو جلانا۔ ان کی بے عزتی کرنا ان کے سامانوں اور املاک کو لوٹ لینا جائز ہے۔ بلکہ ایسے فتوے موجود ہیں کہ ان کا قتل بھی کرنا وہ جائز سمجھتے ہیں۔ ملک کا قانون بھی انہیں نہیں بچا سکتا۔ ادھر رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمسایہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو۔ اس میں یہ نہیں فرمایا کہ مسلمان ہمسایہ ہے اسے تکلیف نہ دو۔ اور اگر وہ تمہارے دین سے اور خیالات سے موافقت نہیں رکھتا اسے قتل کردو۔ اور اس کے قتل کے فتوے دے دو اس کی جائداد اور املاک لوٹ لو۔ فوت ہو جائے تو اس کو قبرستان میں دفن نہ ہونے دو۔

ہمیں شمالی امریکہ میں یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ کس طرح ان کے اندر برداشت کی قوت ہے۔ حالانکہ یہ مسلمان بھی نہیں ہیں۔ مسلمان کے اندر سب سے زیادہ برداشت ہونی چاہئے مگر مسلمان ہی سب سے اول جھوٹی عزت کے نام پر سیخ پا ہو کر اگلے کا کام تمام کر دیتے ہیں۔ گویا مسلمان ہونے سے انہیں یہ سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے کہ دوسرے کا سر قلم کرنے میں جلدی کریں۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ خیر کے کلمات کہو یا پھر خاموش رہو۔ اس حدیث سے یہ معانی نکلتے ہیں کہ کوشش کرنی چاہئے انسان اپنی زبان سے اچھی اور خیر اور برکت والی باتیں ہی کرے اور وہ ہے اللہ کا ذکر، قرآن کریم کی تلاوت، درود شریف اور استغفار کا ورد۔ بلکہ یہ ہے کہ کلمات خیر اور بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

کیوں کہ ایک اور حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہی نصیحت فرمائی ہے کہ:

جس نے خاموشی اختیار کی اس نے بہت سی آفات و مشکلات سے نجات حاصل کرلی۔ بلکہ آپ نے یہاں تک فرمایا۔ مَنْ كَثُرَ كَلَامُهٗ كَثُرَ خَطَاءُهٗ۔ کہ جس نے بہت باتیں کیں اس سے بہت ساری خطائیں بھی سرزد ہوئیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمام جھگڑوں کی بنیاد باتیں اور زبان درازی ہی ہے۔

## حکومت کے زوال پذیر ہونے کا سبب

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خدمت میں ایک حاکم نے اپنے شہر کی ویرانی کا شکایت نامہ بھیجا اور امیر المومنین سے اس کو آباد کرنے کے لئے کچھ مال بھی طلب کیا۔

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہیں جواب میں لکھا: جب تم میرا خط پڑھو تو اپنے شہر کو عدل و انصاف کے ذریعہ سے محفوظ کردو، اور شہر کے راستوں سے ظلم و زیادتی دور کردو۔ کیونکہ ظلم و زیادتی ہی شہر کی ویرانی کا باعث ہے۔ والسلام

کسی نے کیا خوب بات کہی:

’’ملک لشکر کے بغیر نہیں۔ لشکر مال کے بغیر نہیں۔ مال شہروں کے بغیر نہیں۔ شہر عوام کے بغیر نہیں اور عوام انصاف کے بغیر نہیں۔‘‘

(سنہرے فیصلے، صفحہ ۱۴۰)

## گناہ ایک زہر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ ... جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔.. جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد اور خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔... جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ... ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہر ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 19-20)

اللہ تعالیٰ ہمیں رحمٰن خدا کے نیک اور صالح بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

# ایوان طاہر میں سیرتؐ کانفرنس

## حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیرت انگیز کہانی

یہ امر تواب طے ہو چکا ہے کہ مسلم اور غیر مسلم دنیا میں سیرت رسولؐ کے حسین پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی سعادت صرف جماعت احمدیہ مسلمہ کے حصہ میں آئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس زمانہ میں جمال محمدی کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ ہی مقصود تھا۔جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات کی روشنی میں مخالفین اسلام کے گھٹیا اعتراضات کا جواب جس متانت اور خوبصورتی سے دیا اُس پر غیر بھی یہ کہہ اُٹھے کہ حضرت محمد ﷺ کے اُسوہ کے یہ حسین و دلکش نقوش اُنہوں نے آج تک دیکھے نہ سُنے۔دنیا بھر میں سیرت رسول ﷺ پر مبنی جلسے اور سیمنار اب جماعت احمدیہ مسلمہ کی پہچان بن چکے ہیں۔گزشتہ دو سالوں میں جماعت احمدیہ کینیڈا نے ”حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیرت انگیز کہانی“ کے بینر تلے متعدد بڑی سیرتؐ کانفرنسیں منعقد کروائی ہیں۔جن میں غیر مسلم اور غیر احمدی مسلم مدعو کئے جاتے ہیں احمدی احباب و خواتین رضا کاروں تک محدود ہوتے ہیں۔ایسی ہی ایک شاندار کوشش جماعت احمدیہ وان نے 2 مارچ 2014ء کو ایوان طاہر میں کی۔

### تیاری کے مراحل

پروگرام کی اہمیت کے پیش نظر وان کی جماعت نے کئی ماہ پہلے انتظامی ڈھانچے کی تشکیل دے کر کام شروع کر دیا تھا۔اِس دوران کانفرنس کی تشہیر کے لئے وان شہر میں 15,000 فلائر تقسیم کئے گئے،10,000 فلائرز مشہور عوامی مراکز فلی مارکیٹ کے بک سٹالز اور یارک یونیورسٹی میں تقسیم کئے گئے،مقامی ٹرین کے اسٹیشنوں پر بھی 3,000 چھوٹے فلائرز تقسیم کئے گئے۔عام لوگوں تک پہنچنے کے دوسرے مرحلے میں آن لائن بکنگ کے ساتھ ساتھ 5,000 دعوتی کارڈ وان کی آبادی میں معززین کو بھیجے گئے۔تقریب کی نوعیت کے اعتبار سے آڈیو،ویڈیو،ساؤنڈ،ایکو سسٹم اور بڑی سکرین کے تمام انتظامات کو آخری شکل دی گئی۔کانفرنس کی کاروائی ساڑھے تین بجے شروع ہونا تھی ،ڈیوٹی پر متعین رضا کار مرد و خواتین مہمانوں کے استقبال کے لئے بہت پہلے سے داخلی دروازوں پر کھڑے آنے والے مہمانوں کو خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

### کاروائی

پونے چار بجے محترم آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے کاروائی کا آغاز کیا۔حفظ قرآن سکول کے اُستاد مکرم قاری راحت احمد چیمہ صاحب نے سورۃ الاحزاب کی آیات 22 تا 27 کی تلاوت کی۔عزیزم انصر داؤد صاحب نے آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔عزیزم ذیشان اقبال صاحب قائد خدام الاحمدیہ وان نے حاضرین کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم اپنے پیارے آقاؐ کی شان میں کسی گستاخی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے اور آج کی تقریب کا مقصد حاضرین کے سامنے حضرت محمد ﷺ کے اُسوہ کے اُن حسین خاکوں کو سامنے لانا ہے جو دانستہ پیش نہیں کئے جاتے۔

جس کے بعد عزیزم صفوان چوہدری صاحب نے انتہائی دلنشین خوبصورت انداز میں رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کے چند اہم پہلوؤں کو آڈیو اور ویڈیو کی مدد سے پیش کیا۔آپ کے بیان کے ساتھ بڑی اسکرین پر منظر کشی،روشنیوں اور آواز کے امتزاج نے حاضرین کو اُس حیرت انگیز اور سحر آفرین کہانی میں تقریباً سوا گھنٹے تک جذب کئے رکھا۔

عزیزم صفوان کے بیان کے دوران وقفوں میں عاقب محمود اور ثاقب محمود نے تمثیلی رنگ میں صحابہ کرامؓ کے واقعات پر روشنی ڈالی اور ناصرات اور اطفال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ اور فارسی کلام کے اشعار نہایت مؤثر انداز میں پیش کئے۔حاضرین کا کہانی کے مختلف پہلوؤں میں انہماک اور جاذبیت چہروں سے عیاں ہو رہی تھی،جس کا برملا اظہار اکثر مہمانوں نے کاروائی ختم ہونے پر کیا۔

پروگرام کے اختتام پر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کی حالت زار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ چھوٹی سی جماعت آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے تحت آپؐ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچا رہی ہے۔یہی ہمارا جہاد ہے اور یہی ہمارے جنگی آلات ہیں اور ہمارے آلات محبت کے آلات ہیں۔آیئے ہم سب مل کر امن اور محبت کا یہ پیغام دنیا میں پھیلا دیں۔

شام ساڑھے پانچ بجے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

کاروائی ختم ہونے کے بعد ہال کے ایک جانب قرینے سے رکھی گئی ریفرشمنٹ سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

اِس تقریب میں 200 کے لگ بھگ غیر احمدی احباب و خواتین شامل ہوئیں جن میں مندرجہ ذیل معزز مہمان بھی شامل تھے:

The Hon. Julian Fantino
Minister of Veterans Affairs

Hon. Steven Del Duca, MPP
(Vaughan)

Gino Rosati
Deputy Mayor and Regional Councillor
Vaughan

Deb Schulte
Regional Councillor Vaughan

Michael Di Biase
Regional Councillor Vaughan

Ms. Rosanna DeFrancesca
Councillor Ward 3 Vaughan

Ms. Marilyn Iafrate
Councillor Ward 1 Vaughan

325 احمدی احباب و خواتین نے کانفرنس کی مکمل رواں کاروائی ایوان طاہر سے ملحقہ مسجد بیت الاسلام میں بڑی سکرین پر

ایوان طاہر میں سیرتؐ کانفرنس کی چند جھلکیاں

دیکھی اور سُنی جب کہ بڑی تعداد میں احمدی اور غیر احمدی دوستوں نے آن لائن سٹریم پر اِس کارروائی سے استفادہ کیا۔

مقامی ٹی وی چینل ایشین ٹیلی ویژن نیٹ ورک نے سارے پروگرام کی ریکارڈنگ کی اور بعد میں اس کے چیدہ چیدہ حصے اپنے پروگرام میں دکھائے۔

اِس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے 212 اطفال، خدام، ناصرات، لجنہ اور انصار کارکنان اور عہدیداروں نے شب و روز کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اِن کی کوششوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے پیارے نبی ﷺ کے اخلاق عالیہ سے دنیا کو روشناس روانے کی سعادت دیتا چلا جائے۔ آمین

(رپورٹ: محمد اکرم یوسف)

## ستارۂ سحری

**مکرم ناصر احمد سید صاحب**

حسین دَور ہے یہ دَور ہے خلافت کا
چراغ لے کے چلے ہم تری اطاعت کا

کسی بھی بادِ مخالف کا خوف ہم کو نہیں
ہماری پُشت پہ ہے ہاتھ اِک امامت کا

جہاں بھی دیکھتے ہیں اس کو دیکھتے ہیں ہم
دراز سلسلہ ہے اس کی بادشاہت کا

وہ اَبر بانٹنے آیا ہے خشک سالی میں
وہ اِک ستارۂ سحری ہے سب کی قسمت کا

وہی بہار ہے ہر ایک آشیانے کی
وہی مدار ہے ہر ایک دل کی چاہت کا

کہاں پہ جائیں گے یہ لوگ تم کو ٹھکرا کر
ہے تیرے پاس ہی تو کیمیا محبت کا

خدا کا ایک ہی یہ فضل ہم پہ کافی ہے
کہ ہم کو شرف ہے حاصل تمہاری بیعت کا

تمہارے چاہنے والوں کی خیر ہو جگ میں
جہان پھیلتا جائے یہ احمدیت کا

## خلافت کی ضو

**مکرم پروفیسر مبارک احمد عابدؔ**

خلافت کی ضو میں بسر کر رہے ہیں
درخشندہ شام و سحر کر رہے ہیں

ہر اک پل کیا ہم نے وقفِ خلافت
یوں ہم عمر اپنی اَمر کر رہے ہیں

مرادوں کے پھول اور دِل کِھل اُٹھے ہیں
کہ ہم زندگی با ثمر کر رہے ہیں

یہ اُس چاند کی مہربانی ہے ہم پہ
جو ہم چاندنی میں سفر کر رہے ہیں

یہ ہے پانچ دیپوں کی لَو کا تسلسل
چراغاں جو ہم بام پُر کر رہے ہیں

## اندھیروں میں اُجالا
## خلافتِ احمدیہ

**مکرم طاہر محمود احمد صاحب**

بھٹکتی پھر رہی تھی کشتی اسلام صدیوں سے
تلاطم خیز موجوں میں عجب حالت تھی صدموں سے

اُجالا کیسے ہو جب روشنی نہ ہو ستاروں میں
ستم بڑھتا رہا تھا دمبدم قسمت کے ماروں میں

سبھی تھے منتظر اِک چاند کے' اندھیری راتوں میں
کیا کرتے تھے اس کا تذکرہ بھی اپنی باتوں میں

خدا کے اِذن سے جب وقت پر ماہِ تمام آیا
شبِ دیجور میں پیہم اُجالوں کا پیام آیا

بھنور میں ڈوبنے کو تھی جو کشتی، پھر سنبھل پائی
بہارِ جاوداں بن کر چمن میں پھر بہار آئی

خلافت اِک تسلسل ہے چمن میں ان بہاروں کا
خلافت ایک مظہر ہے خدا کے ہی اشاروں کا

شجر ایسا ہے جس کے سائے میں دنیا سکوں پائے
دہَر میں چلچلاتی دھوپ سے بچ کر اِدھر آئے

دلوں پہ بوجھ ڈالے جو، وہ رسمیں چھوٹ جائیں گی
ہمیشہ دل کے آنگن میں یوں گھڑیاں مسکرائیں گی

خدا کے نور کا جلوہ بھی ہو گا خوش نصیبوں کو
متاعِ زندگی مل جائے گا اُس کے حبیبوں کو

دعاؤں کا ثمر ملتا رہے گا زندگانی میں
خدا کا فضل ہوتا ہے خدا کی مہربانی میں

## دیوانے لوگ

**مکرم سید محمد میاں سلیم شاہ جہاں پوری صاحب**

جوشِ جنوں میں بک جاتے ہیں کیا کچھ ہم دیوانے لوگ
آپ ہماری بات نہ مانیں آپ تو ہیں فرزانے لوگ

حق حق کرتے آ جاتے ہیں شہر میں جب مستانے لوگ
چار طرف سے آ جاتے ہیں نیزے بھالے تانے لوگ

بستی بستی پھیل گئے ہیں ہر جانب فرزانے لوگ
صحرا میں بھی کوئی نہیں ہے کدھر گئے فرزانے لوگ

کتنی کڑوی لگتی ہے اس دور میں حق کی بات
اپنے بھی تو آ جاتے ہیں سینہ ودل برمانے لوگ

حق کی بات نکالو منہ سے پھر دیکھو تیور ان کے
کتنے انجانے لگتے ہیں یہ جانے پہچانے لوگ

# اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے جلد از جلد اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔ اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

## ولادتیں

### عزیزم ریان احمد مجوکہ

9 مارچ 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد مجوکہ صاحب اور محترمہ نمیرہ مجوکہ صاحبہ، ابوڈ آف پیس کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس بچے کا نام ''ریان احمد مجوکہ'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم ملک احمد یار مجوکہ صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم بشیر الدین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔

### عزیزم فراز احمد

19 مارچ 2014ء کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اعجاز احمد صاحب اور محترمہ نجمہ تسنیم صاحبہ، سیسکاٹون کو دو بیٹیوں کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچے کا نام ''فراز احمد'' عطا فرمایا ہے۔ عزیزم وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم بشارت احمد صاحب مرحوم ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد صالح زاہد صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ایسٹ کا نواسہ ہے۔

### عزیزم عطاء الشافی

27 مارچ 2014ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا محمد داؤد خالد صاحب اور محترمہ حافظہ شجرۃ الاسلام صاحبہ، ٹورانٹو ایسٹ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچے کا نام ''عطاء الشافی'' عطا فرمایا ہے۔ عزیزم وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد صالح زاہد صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ایسٹ کا پوتا اور مکرم طاہر احمد خالد صاحب مرحوم ربوہ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمریں عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

## آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمد عمران صاحب و محترمہ فرحت عمران صاحبہ ویسٹن ازلنگٹن کی صاحبزادی عزیزہ اریج عمران سلمہا نے 28 فروری 2014ء کو تین سال آٹھ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ ان کی والدہ کو انہیں قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہ بچی مکرم محمد صادق صاحب ویسٹن ازلنگٹن کی پوتی اور مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ عزیزہ اریج عمران سلمہا کو قرآن کریم سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## دعائے مغفرت

### نماز جنازہ حاضر

### ☆ مکرم منیر احمد صاحب

20 مارچ 2014ء کو مکرم منیر احمد صاحب آف بیری جماعت 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے 25 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد مرحوم کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ گورنمنٹ سکول میں ٹیچر تھے۔ اور خاص طور پر قدیمی باشندوں میں کامیاب دعوۃ الی اللہ اور نیک عملی نمونہ کے خصوصی خوشگوار اثرات چھوڑے۔ یہاں تک کہ ان کے سکول کے ڈیڑھ صد کے قریب مقامی طلباء اور اساتذہ ان کی میت کے ہمراہ چھ سو میل کا سفر طے کر کے ان کے قیام گاہ تک آئے۔

مرحوم کے ذکر خیر کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج امریکہ نے مکرم منیر احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین نے شرکت کی۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت کینیڈا نے 26 مارچ 2014ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مکرم منیر احمد صاحب کی وفات کی اطلاع ملتے ہی محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مشنری انچارج و نائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کے جنازہ میں شرکت کے لئے خاص طور پر مکرم مولانا صاحب موصوف بیوی بچوں سمیت ٹورانٹو تشریف لائے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ حمیدہ منیر صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم بدر رضوان صاحب اور دو بیٹیاں مکرمہ عالیہ منیر صاحبہ، مکرمہ رمیضا احمد صاحبہ بیری جماعت یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم، مکرم مولانا چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم سابق انچارج خلافت لائبریری ربوہ کے صاحبزادے اور مکرم نعیم احمد طیب صاحب دفتر وصایا جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھوٹے بھائی تھے۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

### ☆ مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب

28 مارچ 2014ء کو مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب سکاربرو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری مسجد بیت الاسلام نے 29 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم مولانا محمد اشرف عارف صاحب مشنری جی ٹی اے نے 31 مارچ 2014ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ خورشید عطاء صاحبہ سکاربرو یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب مرحوم نائب امیر جماعت کراچی کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

### ☆ محترمہ فہمیدہ رحمٰن صاحبہ

6 اپریل 2014ء کو محترمہ فہمیدہ رحمٰن صاحبہ مسس ساگا ویسٹ حلقہ 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے والدین کشمیر میں شہید کر دئے گئے تھے۔

مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری نے 7 اپریل 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے 8 اپریل 2014ء کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، آٹواہ کی محترمہ فرحت رحمٰن صاحبہ، صبیحہ رحمٰن صاحبہ، محترمہ سیما کرد صاحبہ، برنٹ فورڈ، محترمہ نازلی رحمٰن صاحبہ، مسس ساگا کی والدہ اور مکرم عثمان احمد، صدر جماعت مارکھم کی نانی تھیں۔ اور مکرم عبدالعزیز خلیفہ صاحب نائب امیر اور ان کے خاندان کی عزیزہ تھیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام عزیز و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

### ☆ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب

7 اپریل 2014ء کو مکرم چوہدری غلام نبی صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم مولانا صادق احمد صاحب، سیکرٹری محترم امیر صاحب نے 8 اپریل 2014 کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز مغرب کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ محترم عبدالاعلیٰ صاحب، صدر پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ نے 9 اپریل 2014ء کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے، ایک بیٹی اور ایک بھائی یادگار یادگار چھوڑے ہیں۔

آپ، مکرم منور احمد صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ، مکرم سعید اختر صاحب، رچمنڈ ہل کے والد، اور مکرم غلام احمد صاحب، پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ کے بھائی تھے۔

## نماز جنازہ غائب

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 14 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ مکرمہ مبارکہ فرحت صاحبہ

19 فروری 2014ء کو مکرمہ مبارکہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسین صاحب ناصرہ آباد سندھ حال ربوہ 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم ممتاز حسین امتیاز صاحب، ابوڈ آف پیس کی بڑی ممانی تھیں۔

### ☆ مکرمہ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ

24 فروری 2014ء کو مکرمہ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ مالمو، سویڈن 66 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک صاحبزادی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل صاحب مرحوم کی صاحبزادی اور مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کینیڈا، مکرم شیخ عبدالشکور صاحب، ڈرہم، محترمہ صادقہ رفرحت صاحبہ کیلگری کی ہمشیرہ تھیں۔

### ☆ مکرم چوہدری عبدالرشید ناصر صاحب

26 فروری 2014ء کو مکرم چوہدری عبدالرشید ناصر صاحب جرمنی میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عمران شرما صاحب، مکرم ریحان شرما صاحب، وان ایسٹ اور مکرم رضوان شرما صاحب، کیلگری کے ماموں تھے۔

### ☆ مکرم محمد ارشاد پراچہ صاحب

26 فروری 2014ء کو مکرم محمد ارشاد پراچہ صاحب لاہور میں 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم شیخ محمد اقبال پراچہ صاحب (مرحوم) بھیرہ کے بیٹے اور مکرم محمد اکرام پراچہ ویسٹن ساؤتھ کے چھوٹے بھائی تھے۔

### ☆ مکرمہ مکھنی بیگم صاحبہ

28 فروری 2014ء کو مکرمہ مکھنی بیگم صاحبہ کوٹلی (آزاد کشمیر) میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد لطیف صاحب پیس ویلج ویسٹ کی ممانی تھیں۔

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے 21 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ مکرم سید محمد اسلم صاحب

11 فروری 2014ء کو مکرم سید محمد اسلام صاحب کراچی میں 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب پیس ویلج ویسٹ کی بھانجی کے شوہر تھے۔

### ☆ مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ

14 مارچ 2014ء کو مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب مرحوم ربوہ میں 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ، مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب کارکن دفتر وصیت بیت الاسلام مشن ہاؤس کی بڑی بہن تھیں۔

### ☆ مکرمہ امۃ الودود صاحبہ

20 مارچ 2014ء کو مکرمہ امۃ الودود صاحبہ جرمنی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مرحومہ، مکرم خالد ناگی صاحب ووڈ برج کی بھابھی تھیں۔

### ☆ مکرم مسعود احمد درد صاحب

21 مارچ 2014ء کو مکرم مسعود احمد درد صاحب کراچی میں 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم محمد کلیم صاحب پیس ویلج ایسٹ، مکرم محمد احمد منور صاحب کچنر اور مکرم ندیم احمد مظفر صاحب، Mc Murry کے ماموں تھے۔

### ☆ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ

26 مارچ 2014ء کو مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ سرگودھا میں 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم عمران خالق وڑائچ صاحب بریمپٹن کی دادی تھیں۔ مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب مشنری نے 28 مارچ 2014ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

11 اپریل 2014ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ محترمہ ناصرہ محمود صاحبہ

22 مارچ 2014ء کو محترمہ ناصرہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد بشیر صاحب جھنگ، امریکہ میں 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق، مکرم عبدالحلیم کوثر صاحب، سکاربرو کی ہمشیرہ اور مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا کی خالہ تھیں مرحومہ کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

### ☆ مکرم اکرم اعون صاحب

27 مارچ 2014ء کو مکرم اکرم اعوان صاحب، جرمنی میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ محترمہ ثمینہ صاحبہ اہلیہ مکرم انتخاب احمد صاحب، ابوڈ آف پیس کے والد تھے۔

### ☆ محترمہ عظمیٰ خاتون صاحبہ

29 مارچ 2014ء کو محترمہ عظمیٰ خاتون صاحبہ اہلیہ ملک صلاح الدین صاحب آف بہار مرحوم قادیان میں 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کی بیٹی اور پوتی تھیں۔ مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ قادیان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں قادیان میں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ محترمہ طاہرہ ہادی صاحبہ اہلیہ مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا کی خالہ تھیں۔ مرحومہ کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

### ☆ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ

10 اپریل 2014ء کو محترمہ ناصرہ محمود صاحبہ اہلیہ مکرم سراج دین صاحب مرحوم جرمنی میں 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ، ٹیچر عائشہ اکیڈمی حفظ القرآن سکول اور ابوڈ آف پیس کی محترمہ ثمینہ طاہرہ صاحبہ، محترمہ شاہینہ بشریٰ صاحبہ کی والدہ تھیں۔ مرحومہ اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

احباب سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

**احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔**

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988-3494

ای میل:

manager@ahmadiyyagazette.ca

مکرم نعیم محمود خالد صاحب، سیکرٹری مال درج ذیل چندہ جات کی ادائیگی اور تحریکات میں شمولیت کے لئے احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔

## لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

چندہ عام یا چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائی ہے۔اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

## چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو رہا ہے اور ہمارا 38 واں جلسہ سالانہ مورخہ 20-22 جون 2014ء کو ہو رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔

بعض دوستوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ یہ وہ بابرکت چندہ ہے جسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مقرر فرمایا تھا۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ، لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/20 حصہ یا ایک ماہ کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ ''چندہ جلسہ سالانہ'' ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

## سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فنڈ

احمدیت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والے شہداء کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

''شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پہلے سے ہی قائم فرمایا ہے جو ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔

اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کے خاندانوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔... جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ''سیدنا بلالؓ فنڈ'' قائم ہے جو لوگ شہداء کے خاندانوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس مد میں ضرور دیں۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2 جولائی 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل و عیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہیئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ سیدنا بلال فنڈ میں باقاعدگی سے حصہ لیں۔

## کفالتِ یتامیٰ فنڈ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت سے ہی اس خدمت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ اس کے بعد خلفائے احمدیت کی ہدایات اور رہنمائی میں یہ نظام چلتا رہا۔ حتیٰ کہ مارچ 1989ء صدسالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے باقاعدہ طور پر کفالت یتامیٰ فنڈ کا اجرا فرمایا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آج کل یتامیٰ کے پانچ سو خاندانوں کے دو ہزار سات صد یتامیٰ زیر کفالت ہیں۔

یتامیٰ کی کفالت اور پرورش میں خورد و نوش، تعلیمی اخراجات، بچیوں کی شادی کے اخراجات، علاج معالجہ اور مکانات کی تعمیر و مرمت اور کرایہ کے اخراجات شامل ہیں۔ جس پر کل بیس لاکھ روپے ماہوار خرچ ہو رہے ہیں۔ یاد رہے کہ آج کل ایک یتیم کی کفالت پر ایک ہزار تا تین ہزار روپے ماہوار خرچ ہوتے ہیں۔

تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر شرکت فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی اس بشارت حدیث کا مصداق بنیں کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح دو انگلیاں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس اہم فریضہ کو ادا کرنے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔